پرندوں کی تجارت

پرندوں کی پرورش - پرندوں کے علاج، اور

مرغی انڈے کے بیوپار

کے طریقے

بقلم ابرار حسین صاحب ہاشمی

مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

نے مرتب کرکے شائع کیا

صفر سنہ ۱۳۴۳ھ + ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء

ملنے کا پتہ

حلقہ مشائخ بک ڈپو - دہلی

انسدادِ ارتداد کے رسالے

اسلامی توحید تمام مذاہب کی تعلیم کا مقابلہ کر کے اسلامی توحید کی فوقیت ثابت کی گئی ہے ۲ر

اسلامی رسول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن حالات اور اوصاف کا بیان جو غیر مسلم قوموں پر اسلام کا اثر ڈالتے ہیں۔ قیمت ۳ر

جانباز مسلم۔ اُن مسلمانوں کے قصّے جنہوں نے ہر قسم کی تکلیفیں اُٹھائیں مگر اسلام کو ترک نہ کیا۔ قیمت ۲ر

تاکیدِ نماز۔ نہایت ضروری رسالہ ہے۔ قرآن شریف اور احادیث کے حوالوں سے نماز کے تاکیدی احکام جمع کیے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

پنواڑی کی دوکان۔ مسلمانوں کو پنواڑی کی دوکان کھانیکی پوری ترکیبیں اور معلومات ۳ر

تعلیم خدمت گاری۔ بیکار مسلمانوں کو خدمتگاری کی نوکری کے اصول اور طریقے بتائے گئے ہیں تاکہ وہ اچھے خدمتگار ثابت ہوں اور بیکار نہ رہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کیونکر پھیلا۔ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی۔ اسکا تاریخی بیان آریہ سماج کے جھوٹے بیان کی تردید۔ قیمت ۳ر

اسلام کے ضروری عقائد۔ مسلمانوں کو اور اُن لوگوں کو جو نئے مسلمان ہوئے ہوں اسلام کے تمام ضروری عقائد بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

ہندو کی نعت۔ چودھری دلّو رام صاحب کوثری کی نعت و منقبت کا مجموعہ ہے قیمت ۴ر

ترغیب حساب:۔ مسلمان، عورتوں، بچّوں اور مردوں کے لیے نہایت ضروری رسالہ۔ ۴ر

ان کے علاوہ اور بہت سی کتابیں اور اشتہارات جو تبلیغ و حفاظت اسلام کے لیے ضروری اور مفید ہیں ذیل کے پتے سے منگائیے:۔

حلقۂ مشائخ بک ڈپو دہلی

۷۸۶ | یامعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب کیوں شائع ہوئی

پرندوں کی تجارت اور پرورش اور علاج کی یہ کتاب اس واسطے شایع کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کی بیکاری اور مفلسی دور ہو، اور وہ مفید تجارتوں کی معلومات حاصل کر کے اپنی مالی ترقی و اصلاح کی جانب متوجہ ہوں، کیونکہ آجکل آریہ سماج نے جو ارتداد کا فتنہ برپا کیا ہے اور ہزاروں مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے بے دین آریہ اور مرتد بنا رہے ہیں، اس کی وجہ محض یہ ہے کہ مسلمان مفلس بہت ہیں، آریہ سماج کے روپے کا لالچ اُن کو بے دینی کی طرف لے جاتا ہے، پس جب وہ تجارت کے ذریعہ دولتمند ہو جائیں گے تو اُن کے مرتد ہونے کا اندیشہ بہت کم ہو جائے گا۔

مرتد ہونے کے صرف دو سبب ہیں، ایک مفلسی، دوسرے دینِ اسلام سے بے خبری، اسی واسطے میں نے دین اسلام کی معلومات بڑہانے کے رسائل بھی بہت سے تیار کر کے تقسیم کیے ہیں۔ اور مالی و تجارتی ترقی کے لیے بھی رسالے شائع کر رہا ہوں۔ اور اب تک کئی رسالے چھپ چکے ہیں۔ اور ان سے ہزاروں مسلمان فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

اور میری اس کوشش کے مفید ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ تمام ہندوستان کے آریہ سماجی میرے اس کام کی ازحد مخالفت کر رہے ہیں، گویا اُن کو میرا یہ کام اپنی گمراہ کرنے والی تحریک کے لیئے بہت ہی خطرناک معلوم ہوتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان مالدار ہو گئے تو پھر اُن کا ایمان ہمارے پھندے میں نہ پھنسنے پائے گا۔

پرندوں کی تجارت کا فائدہ!

مرغیاں، کبوتر، اور مرغیوں کے انڈے انگریزوں میں بہت زیادہ خرچ ہوتے ہیں، خصوصاً مرغی انڈے کا رواج انگریزوں کی خاص خوراک ہونیکے سبب آجکل بہت بڑھ گیا ہے، اور یہ ایک ایسی تجارت ہے کہ اگر عمدگی سے کی جائے تو بہت معقول فائدے کی اُمید ہے، یہ کام کچھ بہت بڑے سرمایہ کا بھی محتاج نہیں ہے، دیہات اور قصبات کے رہنے والے مسلمان بہت آسانی سے یہ تجارت کر سکتے ہیں، جن کے ہاں جنگل اور زمین افراط سے موجود ہوتی ہے،

اب تک جس قدر رسالے ترقی تجارت کے متعلق بسلسلہ انسداد ارتداد میں نے شایع کیئے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ رسالہ اُن سب میں نمایاں ہے اور سب سے زیادہ مفید نہیں، تو اُن سب کی برابر ضرور مفید ہے، کیونکہ اس تجارت کا تعلق انسانی خوراک سے ہے، اور خوراک کی تجارت ہر جگہ کامیاب ہی رہتی ہے، نقصان اسمیں بہت کم ہوا کرتا ہے، ضرورت محض یہ ہے کہ یہ تجارت خاص احتیاط اور انتظام اور اُن تمام مشوروں کے موافق ہو، جو اس کتاب میں درج ہیں،

قوم کو سید ابرار حسین صاحب ہاشمی فتحپوری کا مشکور ہونا چاہیئے، جنہوں نے انگریزی کتابوں سے اس تجویز و تحریک کو اُردو میں قلمبند کیا، میں نے اس کتاب میں جو کچھ کیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اُن کی تحریر کو اپنی طرز ادا کا لباس پہنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس مقصد سے یہ کتاب شایع کی جاتی ہے اُسکی طرف مسلمانوں کو توجہ ہو، اور وہ اپنی بیکاری اور مفلسی کے خطرات سے آگاہ ہوں، اور زندگی کو بیکار نہ کھوئیں، جو مشورے اُن کو کاروباری بنانے کے لیئے دیے جا رہے ہیں اُن پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ ہی کی تائید و ہدایت پر منحصر ہے ۔

حسن نظامی ۔ عشرہ محرم سنہ ۱۳۴۳ ہجری ۱۲ اگست ۱۹۲۴ء

۷۸۶ ہوالکل یامعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

پرند پالنے کا مقصد اور اقسام

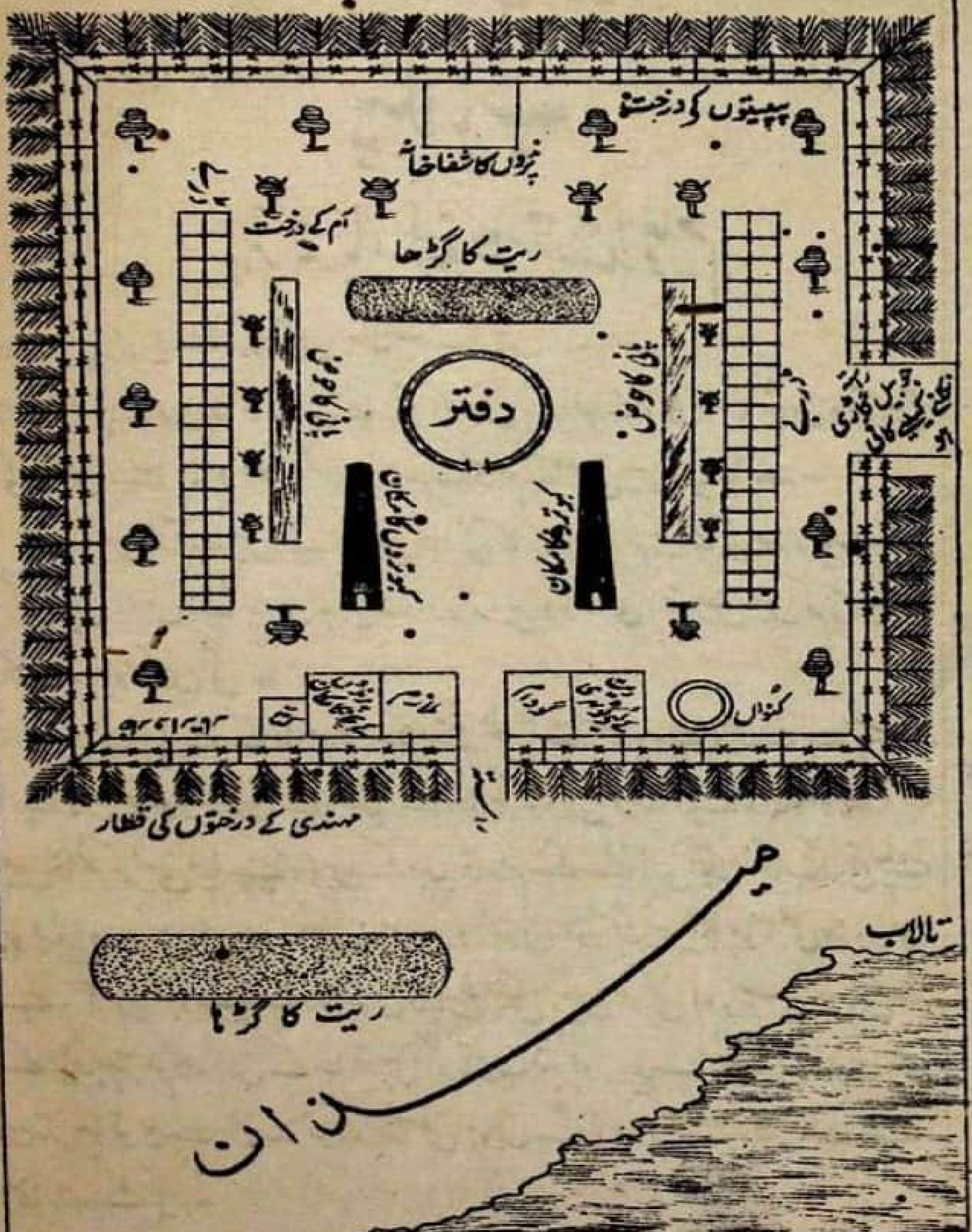
پرند پالنے کے تین مقاصد ہیں :-

(۱) پرندوں کا کاروبار تجارتی اُصول پر کیا جائے (۲) شوق و تفریح کی غرض سے ہو (۳) کسی دوسرے کام کے ضمن میں کیا جائے۔

اس کتاب میں ایک مستقل تجارتی کاروبار قائم کرنے کی ضروریات لکھی گئی ہیں، اس لیئے یہ ہی ہدایات اور تدابیر دوسری اغراض میں کم و بیش کار آمد ہو سکیں گی +

پرند پالنے کے فارم (جسکا نقشہ سطحی آئندہ صفحہ پر ہے) بنانے سے پہلے اپنے ذرائع اور امکان کے اعتبار سے فارم کو وسیع کرنیکا ایک اندازہ اور حد ذہن میں قائم کرلینی چاہیئے، اِس کے بعد فارم کے لیئے ایسی جگہ انتخاب کرنی چاہیئے جو بلند اور وسیع ہو۔ اور اُس زمین پر درختوں اور کنوئیں کا ہونا بھی ضروری ہے، آم یا مہوے کے درختوں کا باغ جسکی زمین اونچی اور وسیع ہو اس مقصد کے لیئے بہتر ہوگا، اس کے ساتھ ہی اگر تالاب نہر اور ریلوے اسٹیشن کی قربت بھی میسر ہو تو بہت بڑے فوائد حاصل ہوں گے، اور بیشتر تکالیف سے نجات ملے گی +

پرند پالنے کیلیئے فارم بنانے کا ایک سطحی خاکہ



(۱) پرندوں کے ڈربے اور اُن کے رہنے کی جگہ بلند زمین پر اس لیئے بنانی چاہیئے کہ برسات میں نشیب کی وجہ سے پانی نہ بھر جائے، بارش کا پانی بالکل نکلجانا چاہیئے، اس لیئے کہ رہنے کی جگہ نمی کا دیر تک قائم رہنا انسان اور پرندوں کے لیئے سخت نقصان رساں ہے۔

فارم اس قدر کافی بلندی پر ہونا چاہیئے کہ اگر کسی سال غیر معمولی طور سے بھی بارش کی زیادتی ہو جائے تو فارم کو نقصان نہ پہنچے۔ اور کاروبار تجارت اور آمد و رفت میں پانی کی طغیانی حائل نہ ہو۔

(۲) فارم کے زمین پر درختوں کا ہونا لازمی ہے، مگر درخت بڑھے ہوئے اور گنجان نہ ہونے چاہیئں، اس لیئے کہ گھنے ہونے سے دھوپ بالکل نہ آوے گی کیونکہ فارم کی زمین کو سایہ اور دھوپ دونوں کی ضرورت ہے۔

فارم میں درختوں کی کیا ضرورت ہے

(۱) پرند درختوں پر رہنے سے بہت آزاد اور تندرست رہیں گے، کیونکہ درختوں کی ہوا انسان اور جانوروں کے لیئے یکساں مفید ہے +

(۲) موسم گرما میں ڈربوں اور کابکوں پر سایہ کی سخت ضرورت ہے تاکہ شدت تمازتِ آفتاب سے ڈربوں کی گرمی پرندوں کے لیئے ناقابل برداشت نہ ہو جائے +

(۳) مرغیوں، بطوں وغیرہ کے بچے ہوا میں اُڑنے والے شکاری جانوروں مثلاً چیل- بہری- جرع- کوا- باز اور شکرے کے شکار کر لینے سے درختوں کے نیچے رہنے کے سبب محفوظ رہیں گے۔

(۴) جب زیادہ دیر پرند ڈربوں میں نہ رہیں گے بلکہ درختوں پر بیٹھینگے تو ڈربوں کی صفائی کرنے میں آسانی ہو گی +

(۵) درختوں کے پھلوں کی قیمت فارم کے مصارف میں مدد دے گی۔

فارم کا احاطہ مہندی کے خاردار درختوں کی قطار سے جو دوہری ہو بنانا چاہیئے، مہندی کی دونوں صفوں کے درمیان میں پپیتہ (ارنڈ خربوزہ) نارنگی، بجالس نیبو، بیری اور امرود کے درخت لگانے چاہئیں، اور فارم کے اندر آم۔ مہوے اور گولر کے درخت۔ ہوں تو اچھا ہے۔

پرندوں کا درختوں پر رہنا اُن کا فطری طریقۂ رہایش ہے، مگر پرند انسانی عقل نہیں رکھتے، اِس لیئے اس قدر انتظام اور نگہداشت کرنی پڑیگی کہ وہ درختوں سے بھاگ کر گم نہ ہو جائیں۔ اگر اُن کی معقول دیکھ بھال نہوگی، اور باقاعدہ طریقہ سے مانوس نہ بنائے جائیں گے تو اُن کا یکجا کرنا اور اُن سے فائدہ حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

مرغیوں کی عادت بچپنے سے درختوں پر رہنے کی ڈالنی چاہیئے، اس لیئے کہ وہ پرند جو گھروں میں زمین پر رہتے رہتے درختوں پر رہنا بھول گئے ہیں دیر میں درختوں پر رہنے کے عادی بن سکیں گے، اور جب دو چار پرند درختوں پر رہنا شروع کرینگے تو اُنہیں دیکھکر اور پرند بھی درختوں پر بسیرا لینے لگیں گے۔

جب پرند درختوں پر ہر وقت قیام کرنے لگیں تو اُن کے انڈے دینے، اور دھوپ اور بارش کی حفاظت کے لیئے چیڑ کے بکس درختوں پر باندھ دینے چاہئیں یہ بکس درختوں کے نچلے حصّوں پر اسطرح آویزاں کیئے جائیں کہ پرندوں کو اُن تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

درختوں کے تنوں پر خاردار تار لپیٹ دینا چاہیئے، اور جنگلی خاردار جھاڑیاں جڑوں کے گرد اس طرح باندھنی چاہئیں کہ درختوں پر بلی بندر نہ چڑھ سکیں۔

آدمی کو کابکوں اور چیڑ کے صندوقوں سے انڈے لے لینے یا صفائی کرنے کیلیئے

بذریعہ سیڑھی جانا چاہیئے۔ ٹین سے بکس کے دروازوں کو اچھی طرح بند کرنا چاہیئے کہ بارش کا پانی اندر نہ آسکے +

رات کے وقت پرندوں کو حتے الامکان دڑبوں میں بند کرنا چاہیئے، بالخصوص بارش اور جاڑے کی راتوں میں صرف دڑبے ہی میں بسیرا لینا چاہیئے



بطیں آبی پرند ہیں، ان کے پنجوں کی ساخت درختوں پر رہنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ پانی میں تیرنے کے لیئے ہے، لیکن مرغیوں کے پنجے شاخوں کو پکڑنے کے لیئے ہیں۔ گھریلو بطیں اور ہنس انہی بطوں کی نسلیں ہیں جو موسم سرما میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں جھیلوں اور تالابوں

میں پائی جاتی ہیں، لیکن آزاد بطیں بہت بلند پرواز ہوتی ہیں، اور خانگی بطوں کو دس پانچ ہاتھ بھی اُڑنا مشکل ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ پالتو بطوں کو ضرورتِ پرواز نہیں رہتی لہذا ان سے یہ طاقت قدرت سلب کر لیتی ہے،

(۳) فارم کا میدان سے ملحق ہونا ضروری ہے، ہزار پرندوں کے لیئے ہزار پانسو مربع گز میدان وسیع ہونا چاہیئے، اور میدان کے بعض بعض مقامات کھود کر دریا کے ریت (بالو) سے بھر دینے چاہئیں، جسکی تہہ کم از کم دو فٹ موٹی ہو، یہ ریت کلف پرندوں کے لوٹنے کے لیئے ہے، دیکھا ہوگا کہ پرند نرم اور نم زمین کو اپنے پنجوں سے کرید کر کھود لیتے ہیں اور اُس کی مٹی اپنے تمام پروں میں خوب بھر لیتے ہیں، اور پھر پر پھیلا کر جھاڑ دیتے ہیں، اُن کے اس عمل کو اُن کا غسلِ خاکی سمجھنا چاہیئے۔

اگر دریا کی ریت نہ ملے تو دھول سے کام لینا چاہیئے، اور برسات شروع ہونے سے پہلے ایک کوٹھری میں جو اسی مقصد کے لیئے ہو، کافی مقدار ریت کی جمع کر لینی چاہیئے اور وہی خشک ریت وقتاً فوقتاً ڈربوں میں بچھانی چاہیئے۔ اس غسل خاکی سے پرندوں کے پروں کے اندر رہنے والے کیڑے اور جوئیں جاتی رہتی ہیں، پر صاف اور چکدار نکل آتے ہیں، اور لوٹنے سے پرندوں کے جسم کا تکان بھی جاتا رہتا ہے۔

میدان میں پرندوں کے رہنے سے جو غلاظت ہو جایا کرے اُسے روزانہ شام کے وقت صاف کرا دینا ضروری ہے۔

میدان میں ایسے گڑھے اور نشیب و فراز نہ ہونے چاہئیں، کہ جنگلی کُتے بلیاں، لومڑیاں وغیرہ شکاری جانور پرندوں کا شکار کر سکیں۔

چونکہ مرغیوں اور بطوں کے لیئے نباتاتی اور حیوانی غذا کا مہیا ہونا ضروری ہے جو جنگل اور میدانوں میں کافی اور وافر مہیا رہتی ہے اس واسطے پرندوں کا

میدان میں چلنا پھرنا ضروری ہے۔

دوب اور چھوٹے درختوں کی کونپلیں پرندوں کو نباتاتی غذا دیں گی اور دیمک اور کیڑے مکوڑے اُن کے لیئے بہترین حیوانی غذا کا سامان ہیں۔

پرندوں کا کاروباری آبادی اور مزروعہ آراضیات سے دور ہونا چاہیئے، اس لیئے کہ وہ آبادی میں پہنچکر منائع ہو جائیں گے، اور اگر پرند کھیتوں کے نزدیک رہیں گے تو لوگوں کی کھیت کھا جائیں گے۔

(۴) کنوئیں کا فارم میں ہونا اس لیئے ضروری ہے کہ آدمیوں اور جانداروں کو بغیر پانی کے چارہ نہیں، موسم گرما میں جب تالاب بھی خشک ہو جاتے ہیں اُس وقت کنوئیں کا فارم سے نزدیک ہونا کس قدر ضروری ہو جاتا ہے، پرندوں کے لیئے بہت کافی مقدار میں ہر وقت پانی کا موجود رہنا اشد ضروری ہے۔

اس لیئے کہ پرند گرم مزاج ہوتے ہیں، اور اُنھیں پانی کی بار بار ضرورت پڑتی ہے علاوہ بریں اگر کسی پرند کو کافی مقدار میں پانی نہ ملے گا تو اُس کے انڈا نہ ہوگا اسلیئے کہ انڈے کے تجزیۂ کیمیاوی سے معلوم ہوا ہے کہ انڈے میں ۲/۳ حصہ پانی ہوتا ہے اندازاً ایک مرغی ایک رات دن میں ایک سیر پانی سے کم نہیں پیتی، کنوئیں کے منہ کو کسی جالی یا لکڑی کے چوکھٹے سے بند کر دینا چاہیئے تاکہ کوئی پرند یا کوڑا اُس میں گرنے نہ پائے۔

(۵) اگر تالاب فارم کے قریب نہ ہو تو بطیں پالنا نہایت مشکل ہوگا اسلیئے کہ بطوں کے رہنے اور خوراک حاصل کرنے کی جگہ تالاب ہے، اگر کسی وقت بطوں کو چارہ نہ بھی دیا جائے، اور وہ تالاب میں ہوں، تو زیادہ ہرج نہیں ہے، اِسلیئے کہ وہ کیڑے مکوڑے، گھونگھیاں اور کنارے کی گھانس جو اُن کی مرغوب غذا ہے، کھالیں گی، اور اگر بغیر تالاب کے انہیں چارہ نہ ملے تو سخت مشکل ہے،

تالاب میں رہکر بطیں شکاری جانوروں سے محفوظ رہیں گی، تالاب اُن کے لیئے بہترین مکان اور غذا کا معقول وسیلہ ہے +

(۶) نہر اگر فارم سے نزدیک ہو تو اسے بڑی نعمت سمجھنا چاہیئے اسلیئے کہ محکمہ نہر کو تھوڑا سا معاوضہ پانی کا ادا کر کے بڑے سے بڑا تالاب لبریز کیا جا سکتا ہے، اور کسی زمانہ میں تالاب خشک ہونے کا اندیشہ نہیں۔ اگر تالاب نہ ہو لیکن نہر متصل ہو جسکا پانی فارم تک آسکے تو بڑے بڑے حوض کھدوا کر کام لیا جا سکتا ہے۔

(۷) فارم ریلوے اسٹیشن سے نزدیک ہونا چاہیئے، تاکہ بذریعہ ریل انڈوں اور پرندوں کو دوسرے مقامات پر بھیجنے کی آسانی ہو، اور زیادہ خرچ برداشت کرنا نہ پڑے، ریلوے اسٹیشن سے فارم کا نزدیک ہونا فارم کی شہرت کا بھی ذریعہ ہے، اگر فارم اور اسٹیشن کی دوری چار پانچ میل کی بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں +

پرندوں کا کاروبار شہروں میں قریب قریب ناممکن سا ہے بلکہ جن لوگوں کے زمیندارانہ تعلقات دیہات سے ہیں وہ لوگ دیہات میں یہ کام باحسن وجوہ کرسکتے ہیں +

دوسرا باب

پرند پالنے کے فارم یعنی کارخانے

ہمارا فرض ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ کی کسی مخلوق کو ہم اپنے قبضہ و اختیار میں رکھیں تو اُس کے رہنے اور کھانے پینے کا کافی انتظام کر دیں، بالخصوص وہ پرند جو ہمیں نفع پہنچاتے ہیں، پرندوں کو اپنے بس میں رکھنا اور اُنہیں خالق کے انعام عام سے محروم کر دینا گناہ ہے، جرم ہے۔

کھانا - پانی - ہوا - روشنی - آزادی ہر ذی حیات کا قدرتی حق ہے، پرندوں کو محفوظ اور آرام دہ طریقہ سے رکھنے میں جو کچھ صرف ہوا سے اس لیے نقصان نہ سمجھنا چاہیئے کہ پرندوں کی آزادی اور توانائی سے کافی تعداد میں انڈے اور عمدہ گوشت حاصل ہوگا، آپ جب جانور کی خبر گیری کریں گے وہ مانوس ہو جائیگا اس لیئے کہ تقاضائے احتیاج اور انتظام قدرت کچھ ایسا ہے کہ دُنیا کا ہر ذی روح اُسی طرف مائل ہوگا جہاں ضروریات زندگی میسر ہوں، اور خطروں سے جان کی حفاظت کا یقین ہو۔

جو جانور بہ نسبت انسان کے قوی الجثہ ہیں وہ بہ دقت اور جو چھوٹے اور کمزور ہیں، وہ بہ آسانی اپنی جان کی حفاظت دیکھکر اور دانہ پانی کے لالچ سے انسانوں سے مانوس ہو جاتے ہیں، اور خبر گیری اور تربیت کے اندازہ سے آمادۂ خدمت رہتے ہیں، شیر جو مشہور درندہ اور غضبناک جانور ہے، ہرن جسکی وحشت ضرب المثل ہے، اور طوطا جس کی آنکھ میں ذرا مروت نہیں، تربیت پاکر انسان کے اشاروں پر چلتے ہیں، اگر آپ معقول انتظام کریں گے تو پرند فارم

سے مانوس ہو جائیں گے اور آواز پر کام کرنے لگیں گے ۔

عمدہ تربیت دینے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ فارم کے پرندوں میں سے دو چار کو محنت کے ساتھ تربیت یافتہ بنا لیا جائے، اُنہیں دیکھ کر سب دوسرے پرند نقل کرینگے مثلاً شام کو جب پرندوں کو دانہ کھلا کر دڑبوں میں بند کرنے کا وقت آوے تو آپ بذریعہ سیٹی پرندوں کو جمع کیجیئے اور دانہ دیجیئے، دو چار روز کے بعد جب پرند اِس کے عادی ہو جائیں گے کہ ان کا محافظ سیٹی بجا کر پرندوں کو بُلاتا اور دانہ دیتا ہے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سیٹی کی آواز سُنتے ہی فوراً آپکے گرد جمع ہو جائیں گے ۔

مالک فارم کو چاہیئے کہ وہ ملازم جو پرندوں کی خبر گیری پر متعین ہوں اُن کے کاموں اور فرائض کا سخت جائزہ لے، ورنہ ملازمین پر بے زبان جانوروں کا چھوڑ دینا نقصان اور سخت وبال کا سبب ہوگا۔

"وہی شخص کامیابی کے ساتھ پرندوں کی کارخانہ داری کر سکتا ہے جو خود ہر چیز کو دیکھے اور ہر ضرورت کا نگراں رہے۔" ۔

فارم

احاطہ :- وہ حلقہ جس کے اندر دڑبے وغیرہ ہوں اس طرح بنانا چاہیئے کہ اُس کے چاروں طرف کانٹے دار درختوں کی فصیل ہو، اور نیبو۔ فالسہ۔ کیلا اور بیر کے درخت لگانے چاہیئیں، اِس کے بعد گھنے۔ وگنجان مہندی کے درختوں کی صف اور اُس کے بعد خاردار تار لکڑی میں آویزاں کر کے گاڑ دیے جائیں۔



یہ حلقہ بندی اس قدر مستحکم خوشنما اور مفید ہوگی کہ پختہ دیوار بھی وہ کام نہیں دے سکتی، خاردار جھاڑیوں کی پہلی صف، بعدہ مہندی کی خوشبودار صف آرائی، بعدہ لوہے کے خاردار تاروں کے سلسلے ایسے مضبوط بنجائینگے کہ آدمی کا دخل تو کجا فارم کے پرند بھی باہر نہ جاسکیں گے۔

انجیر۔ نیبو اور فالسہ وغیرہ کے درخت مہندی کے درختوں سے کسی قدر بلند نہایت خوشنما معلوم ہوں گے، اور اس کے ساتھ ہی بہت کارآمد بھی ہونگے۔ یہ احاطہ زمانۂ بارش میں بجائے اس کے کہ منہدم ہو اور بلند و مضبوط ہوتا رہے گا، البتہ گرمیوں کے زمانہ میں پانی دینے کی ضرورت ہوگی۔

پانچ پانچ فٹ بلند لکڑیوں کو دو دو گز کے فاصلہ سے زمین میں گاڑکر خاردار تار آٹھ آٹھ انچ کے فاصلہ سے لگنے چاہئیں۔ اور مہندی انگریزی نہ ہو بلکہ حنا کے درختوں سے صف بندی کرنی چاہیئے۔

دڑبے:۔ اینٹ اور چونے سے بنانے چاہئیں، بانس کی جافریاں اور پھونس کے چھپر ہمیشہ مخدوش اور غیر محفوظ رہیں گے، اگر یہ کام مستقل طور سے کرنا ہے تو فارم بنانے کی وسعت کے لحاظ سے روپیہ بھی صرف کرنا پڑیگا، ورنہ یہ بالکل ناممکن ہے کہ خرچ کم ہو اور زیادہ نفع کی اُمید رکھی جائے

جب لوہے اینٹ اور چونے سے دڑبے بنائے جائیں گے تو بہ نسبت ٹھاٹر اور چھپر کے زیادہ صرف ہوگا مگر دڑبے اس قدر مضبوط ہو جائیں گے کہ بار بار بنانے اور دُرست کرنے کا جھگڑا نہ رہے گا، اور نہ بارش کی تکلیف ہوگی۔ اینٹ کے دڑبوں میں پرندوں کو علٰحدہ کرکے اور گھانس پھونس بھر کر آگ دیجاسکتی ہے جب موسم سرما میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے اور برسات میں جب کیڑے مکوڑے اور امراض متعدی بڑھ جاتے ہیں تو انکا بہترین دفعیہ یہ ہے کہ آگ سے

دڑبے خوب گرم کر دیئے جائیں، پس لکڑی اور پھونس کے چھپروں سے ایسے بُرے اثرات کا دفعیہ قطعی طور سے نہیں ہو سکتا۔ برسات میں ہر مہینے دڑبوں کو اس طرح گرم کر لینا چاہیئے کہ دڑبوں سے بیماری کے کیڑے، غلاظت اور بدبو بالکل دفع ہو جائے۔

کچی دیواروں اور بانس اور لکڑی کی کابکوں میں دوسرا بڑا نقص یہ ہے، کہ ان میں نیولے، چھچھوندریں۔ بلیاں اور سانپ آسانی سے راستہ نکالکر فارم کے پرندوں میں سخت تباہی ڈال دیتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ بانس اور پھونس آگ کی بہت مرغوب غذا ہے، اگر کسی دڑبے میں ایک چنگاری بھی پہنچ گئی تو بس دڑبے کا دڑبا صاف سمجھیئے۔

چھپروں میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اگر کبھی آندھی سخت آگئی تو پرندوں دڑبے دونوں اُڑتے پھرینگے۔ انہی خرابیوں کی وجہ سے مناسب یہ ہے کہ دڑبے پختہ بنائے جائیں اور ان کے کواڑ بجائے لکڑی کے آہنی فریم سے بنائے جائیں جنمیں جالی لگی ہوئی ہو۔ اور چھت کی ڈاٹ لوہے کے گارڈر (شہتیر) پر قائم کی جائے۔ بارہ مرغیاں رکھنے کے لیئے پانچ فٹ اونچا۔ سات فٹ لمبا اور تین فٹ چوڑا دڑبا ہونا چاہیئے۔

[نہایت ضروری] لوہے کی سلاخیں دڑبوں میں زمین سے ایک فٹ بلند ایک ایک فٹ کے فاصلہ سے لگانی چاہئیں، تاکہ پرند زمین پر نہ رہیں بلکہ اڈوں پر رہیں۔ کیونکہ وہ زمین سے اس قدر بلند رہکر نیچے کی غلاظت سے محفوظ رہیں گے۔ زمین سے روزانہ غلاظت کو صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر دڑبے میں چیڑ کا ایک بکس رکھ دینا چاہیئے جس میں کم از کم آٹھ اینچ اونچی ریت بچھادی گئی ہو، ان بکسوں میں پرند انڈے دینگے، اسلیئے کہ پرندوں کو انڈے دینے کیلیئے تنہا اور آڑ کی جگہ درکار ہوتی ہے۔

زمین سے تین چار انچ بلندی پر علیحدہ علیحدہ دو برتن کیلوں سے جڑ دینے چاہئیں، ایک برتن پانی کے لیئے اور دوسرا برتن کوئلہ اور سیپ کیلیئے ہونا چاہیئے، برتن جست کے ہوں تو اچھا ہے تاکہ پانی کثیف نہ ہو سکے، اور ہر وقت پرندوں کے پینے موجود رہے +

ڈربوں کے دروازے اس قدر طویل و عریض ہونے چاہئیں کہ آدمی ڈربوں کے اندر باسانی جاکر انڈے نکال سکے اور صفائی کر سکے +

ڈربوں کا رُخ شمال و جنوب کی طرف ہونا چاہیئے، تاکہ بارش کی بوچھاڑ جو زیادہ تر مشرق و مغرب کی سمت سے آتی ہے، اندر نہ آسکے +

پرندوں کو صبح سات بجے کھول دینا چاہیئے اور ۵ بجے شام کو بند کر دینا چاہیئے پرندوں کی خاص نگرانی کا وقت وہ ہے، جب پرند میدان میں ہوں، تار اور ٹٹیوں اور جھنڈی کی صفوں کے اندر ہر قسم کے پرندوں کے چلنے پھرنے کیلیئے میدان کو تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اور ہر تین سو پرندوں کے لیئے ایک ملازم جو مستعد اور اُن کا ذمہ دار ہو نگراں مقرر کرنا چاہیئے +

کُتّا :- پرندوں کی حفاظت کے لیئے فارم میں ایک کتا بھی پالنا چاہیئے، کتے کے خوف سے بلی وغیرہ جانور بھی نہ آسکیں گے، اگر میدان میں کوئی اور جانور آگیا تو کتا اُسے بھی بھگا دیگا، اور اگر کتا بندھا ہوا بھی رہے گا، تب بھی اگر کچھ خطرہ ہو تو وہ بھونک بھونک کر متعلقین فارم کو ہوشیار کر دے گا، بہر حال کتا فارم کا اچھا ملازم ہے + "کتے کے لیئے ایک چھوٹی سی کوٹھری بنا دینی چاہیئے"

شفا خانہ بیمار پرندوں کے لیئے علیحدہ مقام پر دو ایک ڈربے ہونے چاہئیں، فارم کے مجموعی نقصان سے بچنے کے لیئے اولین تدبیر یہ ہے کہ بیمار پرند تندرست پرندوں سے بالکل علیحدہ رکھے جائیں، اس لیئے کہ پرندوں کے بیشتر امراض متعدی

ہوتے ہیں، اور اگر متعدی مرض بھی نہ ہو، تب بھی مضمحل اور بیمار پرند کو تندرست پرندوں میں رہکر سخت ایذا پہنچے گی۔ اور کم از کم وہ سکون سے نہ رہیگا +

بچوں کے دڑبے

پرندوں کے بچوں کو مع اُن کے ماں کے ایک علیحدہ دڑبے یا جھابے میں بند کرنا چاہیئے، اگر بچے بڑے پرندوں کے ساتھ بند کیئے جائیں گے تو وہ یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔

جس جگہ مرغی اور اُس کے بچے بند کیئے جائیں اُس مقام پر ایک انچ موٹی تہہ ریت کی ہونی چاہیئے، بچے جوؤں سے بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں اِس لیئے ان پر ہر دوسرے تیسرے روز سفوف گندھک اور سفوف تمبا کو چھڑکتے رہنا چاہیئے، بچوں کے دڑبے میں پانی کا برتن دیوار میں نہ لٹکایا جائے، اس لیئے کہ بچے ذرا بھی بلندی ہو تو پانی نہیں پی سکتے۔ بلکہ زمین پر رکھا ہوا کوئی جست کا برتن ہو جسکا پانی ہمیشہ صاف رکھا جائے +

دڑبوں میں دبیز اور چھوٹے سوراخ کی آہنی جالی ہونی چاہیئے تاکہ سانپ نیولا۔ حتیٰ کہ کھنکھجورے بھی داخل نہ ہو سکیں، کواڑ جالی دار اسواسطے ہونے چاہئیں کہ ہوا اور روشنی ہر وقت کافی ملتی رہے۔

نرؔ اور مادہ

آزاد پرندوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی مادیان، اور بہت سے نر ایک ساتھ رہتے ہیں، اور کمتر ایسے پرند ہیں جنمیں جوڑا ہوتا ہے یعنی ایک مادہ کے ساتھ ایک نر۔

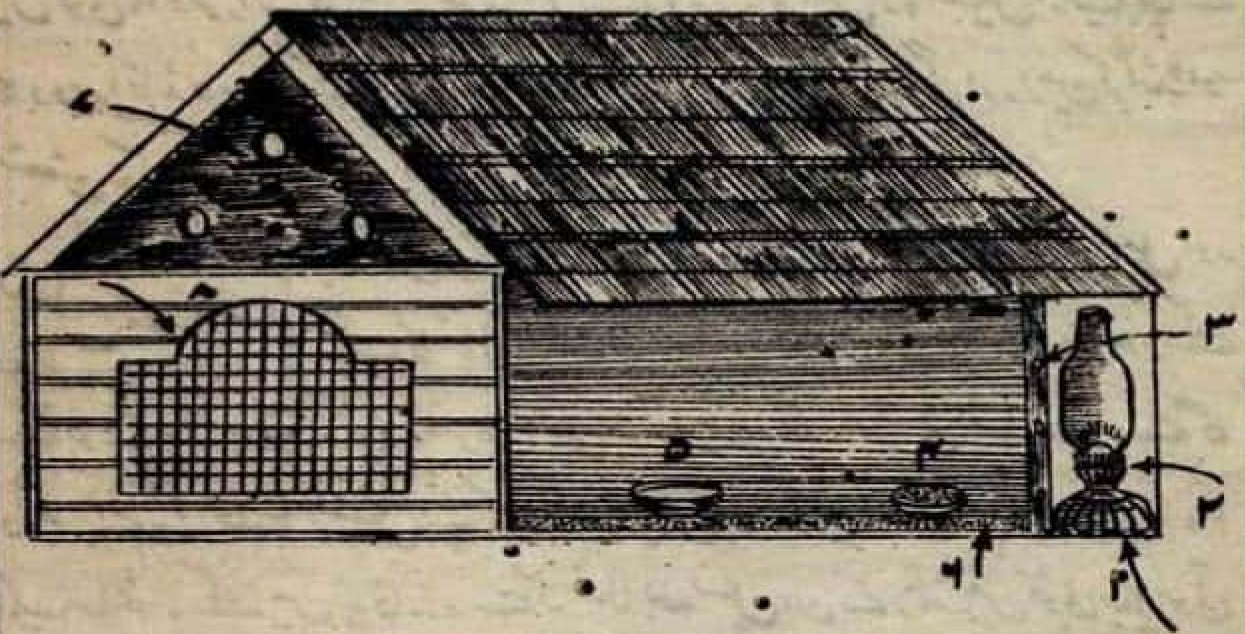
جنگلی مرغیاں، بطیں اور کبوتر غول میں رہتے ہیں اور ایک نر کے ساتھ بہت سی مادیان رہتی ہیں، اِس لیئے فارم کے پرندوں میں ایک نر کیساتھ چار مادیان رکھنی مناسب ہیں، اس سے زیادہ مادیوں کے ساتھ ایک نرؔ کافی نہیں ہو سکتا، اگر ایک مرغ کیساتھ پانچ مرغیاں بھی رہیں گی تو انڈے کم پیدا ہونگے +

ریت دڑبوں میں ریت کا بچھانا ضروری ہے، کم از کم تین چار انچ ریت کی دبیز تہہ ہونی چاہیئے، ریت اُن جوؤں کے لیئے جو پرندوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں بڑی روک ہے، اس لیئے کہ جوئیں وغیرہ ریت میں مشکل سے چل پھر سکتی ہیں، اور چونکہ ریت میں کوئی مادہ خوراک کا نہیں ہوتا، اس لیئے وہ زندہ نہیں رہ سکتیں، ریت بچھانے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پرند جو غلاظت کرینگے وہ ریت پر رہے گی اور زمین کو گندہ اور متعفن نہ کرے گی +

نسل و رنگ پرندوں کو ایک ساتھ رکھنے اور ایک ساتھ بند کرنے میں نسل اور رنگ کا خیال رکھنا چاہیئے، مختلف نسلوں کو ایک ساتھ رکھنے سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ مخلوط النسل ہو جائیں گے، اور نسلی امتیاز جاتا رہے گا دوسرے یہ کہ مخلوط النسل بچے کمزور اور بدشکل ہوتے ہیں، ایک رنگ کے پرندوں کو ایک ساتھ رکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ ان کے رنگ میں خوبی پیدا ہوتی جائے گی۔ پرندوں کو شمار کرنے میں رنگ کی ترتیب رکھنے سے آسانی ہوتی ہے۔

بچوں کو اُنکی ماں سے علیحدہ نہ کرنا چاہیئے، اگر بچے ماں کی پرداخت میں رہتے ہیں تو بہت جلد پرورش پاتے ہیں، دوسرے یہ کہ بچوں کو ماں سے علیحدہ کر لینا بڑا ظلم ہے، لوگوں کو بچوں کے علیحدہ کرنے میں یہ مصلحت معلوم ہوتی ہی کہ پرند کا زیادہ دنوں تک بچوں میں اُلجھاؤ نہ ہوگا، اور وہ جلد انڈے دینے کے قابل ہو جائے گا، مگر اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو مرغی یا بط اپنے بچوں سے علیحدہ کر لیگئی وہ مہینوں پریشان رہتی ہے، اور انڈے نہیں دیتی۔ بلکہ جب بچوں کی آواز سُنتی ہے تو متوحش ہو ہو کر ہر چہار جانب دوڑتی ہے، لیکن اگر مرغی بدمزاج ہو کہ بچوں کو مار ڈالتی ہو، یا بچے بذریعہ مشین نکلوائے گئے ہوں تو وہ بکس میں رکھکر پرورش کیے جاسکتے ہیں جو ایک خاص ساخت کا بنا ہوا ہوتا ہے جسکا نقشہ صفحہ ۱۸ پر دیکھیئے۔

بچوں کی پرورش کرنیکا بکس



تشریح

(۱) ہوا کے داخل ہونے کے سوراخ۔

(۲) لیمپ جو ہوا کو گرم کرتا ہے۔

(۳) ہوا گرم ہو کر بکس کے اندر داخل ہونے کے لیئے سوراخ۔

(۴ و ۵) دانہ اور پانی کے لیئے دو برتن۔

(۶) ریت کی تہہ جو بکس کے اندر بچھائی گئی ہے۔

(۷) ہوا کے خارج ہوتے کے لیئے سوراخ۔

(۸) بچوں کے نکالنے رکھنے اور غلاظت وغیرہ صاف کرنے کیلیئے دروازہ

نوٹ:۔ میں نے مشین کے ذریعہ بچے نکالنے کے بیان کو خارج کر دیا کیونکہ میں اس کو کم علم ہندوستانیوں کیلیئے مفید نہیں سمجھتا تاہم بطور نمونہ اُس کے بکس کی تصویر دیدی ہے۔ حسن نظامی

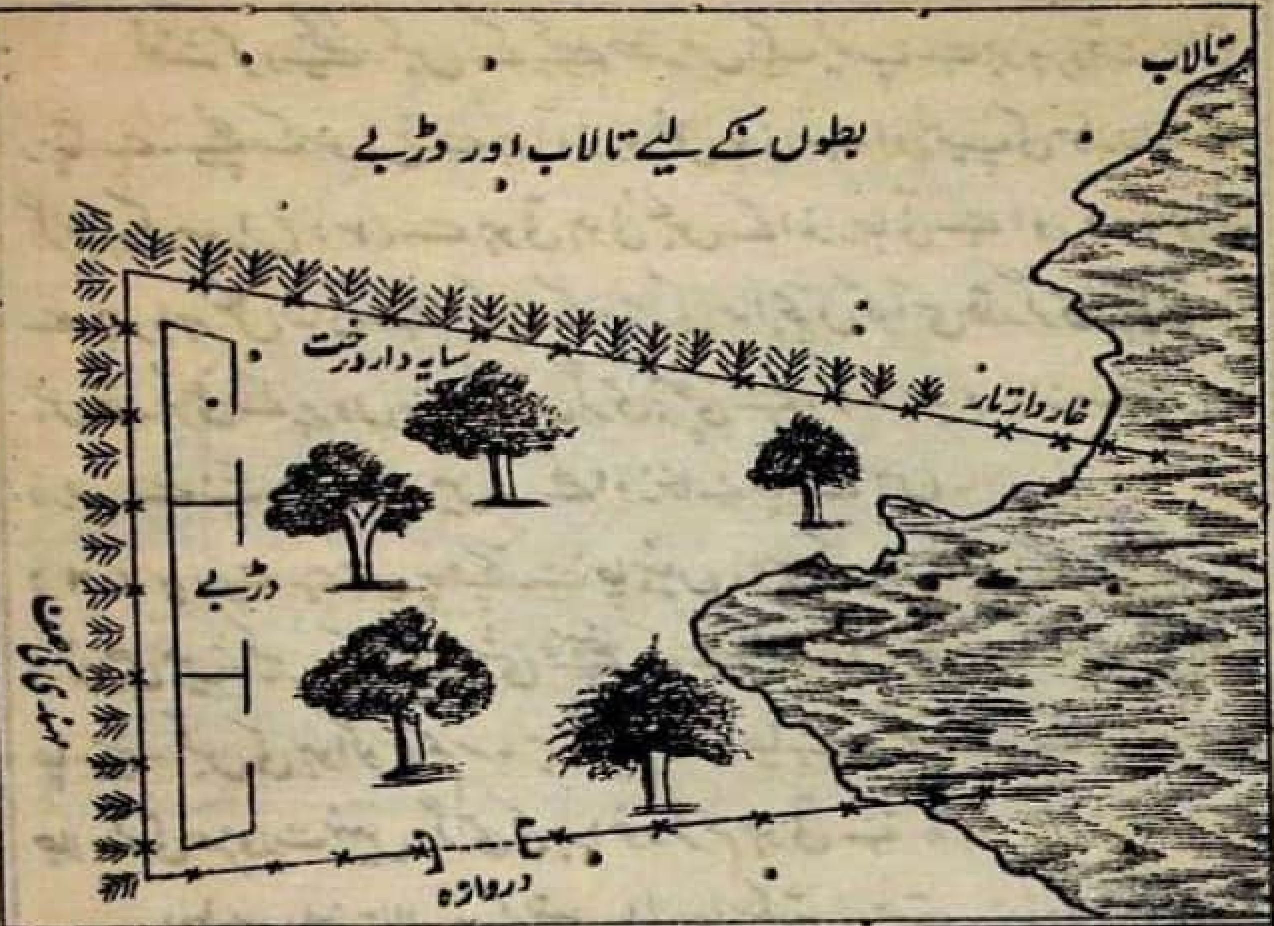
نقشہ کو دیکھئے۔ بکس کے پچھلے حصہ میں ایک لیمپ ہے جو ہر وقت جلتا رہتا ہے۔ نیچے کے سوراخ سے ہوا اندر داخل ہوتی ہے اور لیمپ کی حرارت سے گرم ہو کر سوراخ (۳) سے ہوتی ہوئی بکس کے اندر جاتی ہے اور (۷) سوراخوں سے پھر باہر نکل جاتی ہے۔ بکس کے اندر کی ہوا بچّوں کو اُسی قدر گرمی پہنچاتی ہے جس قدر مُرغی کے پروں سے اُنہیں گرمی پہنچتی ہے، (۸) یہ دروازہ ہے جس کے ذریعہ سے بچے وغیرہ بکس میں رکھے اور نکالے جاسکتے ہیں۔

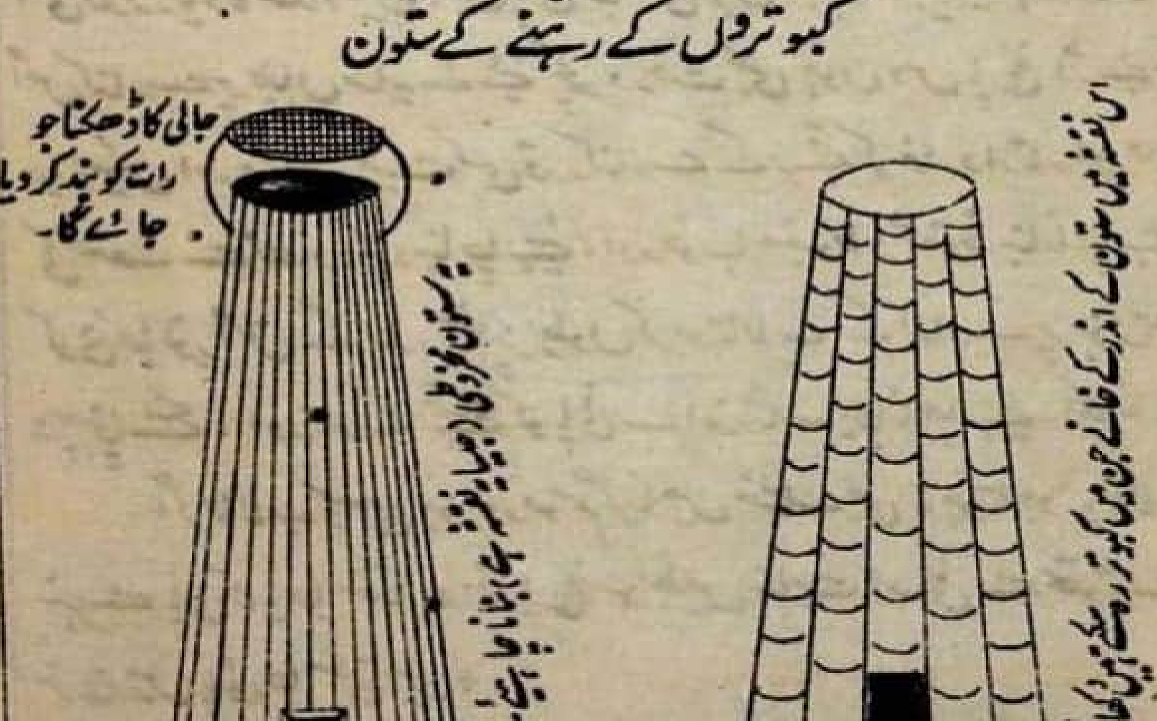
(۶) یہ ریت ہے جس پر بچّے رہنے چاہئیں، اسی بکس میں دانہ اور پانی کے دو برتن بھی ہیں۔ بکس کے اندر روشنی پہنچنے کے لیئے کسی طرف چھوٹا سا شیشہ بھی لگا دینا چاہیئے۔ بکس کی ہوا کو موسم سرما میں گرم رکھنا چاہیئے۔ لیکن گرمی کے زمانہ میں لیمپ جلانے کی ضرورت نہیں، گرمی کی ہوا خود گرم ہوتی ہے ٭

بطیں بغیر تالاب کے نہیں پالی جاسکتیں، جسقدر زیادہ بڑا تالاب ہوگا اُسی قدر زیادہ تعداد میں بطیں پالی جاسکتی ہیں۔ بہتر تدبیر یہ ہے کہ تالاب کے اُس کنارے پر جہاں سایہ کے لیئے کچھ درخت بھی ہوں دس پانچ ڈربے بنوا دینے چاہیئں اور ڈربوں سمیت کسی قدر کنارے کے رقبے کو خاردار تار اور مہندی کی صف سے محدود کر دینا چاہیئے، اور خوب مضبوط و محفوظ بنانا چاہیئے تاکہ کوئی جانور اُس کے اندر پہنچکر بطوں کو جو تالاب کے کنارے پر ہوں ضرر نہ پہنچا سکے، اور تار کے جنگلے کو پانی کے اندر تک لیجانا چاہیئے۔ دیکھو نقشہ صنہ ۲۰

اگر تالاب وسیع ہو اور موسم گرما میں خشک بھی نہ ہوتا ہو، یا تالاب میں نہر سے پانی لایا جاسکتا ہو، تو پانچ سو بطیں نہایت آسانی سے تھوڑے سے خرچ میں پالی جاسکتی ہیں ٭

فادم میں کبوتروں کو بھی پالنا چاہیئے، اس لیئے کہ ان کی فروخت سے


تالاب
بطوں کے لیے تالاب اور دڑبے
سایہ دار درخت
خاردار تار
دڑبے
دروازہ


کبوتروں کے رہنے کے ستون
جالی کا ڈھکنا جو رات کو بند کر دیا جائے گا۔
یہ ستون مخروطی (جیسا یہ نقشہ ہے) بنانا چاہیے۔
دروازہ
اس نقشہ میں ستون کے اندر کے خانے جن میں کبوتر رہ سکتے ہیں دکھائے گئے ہیں
دروازہ

اچھا خاصا نفع مل سکتا ہے۔ مادہ ان کے مصارف پرورش بہت کم ہوتے ہیں، اگر آپ اُنہیں پیٹ بھر کر چارہ نہ دیں، لیکن اُنہیں شام کو بند کرنے کے وقت دانے کی تھوڑی سی مقدار روزانہ دیتے رہیں، اور پانی اور رہائش کا معقول انتظام ہو، تو وہ فارم کو ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ فارم میں اگر دو سو کبوتر پال لیئے جائیں تو وہ ایک سال کے آخر میں ایک ہزار سے کہیں زیادہ بڑھ جائیں گے۔ ایک مادہ کبوتر سال میں چار مرتبہ بچے نکالتی ہے، اور ہر دفعہ دو بچے دیتی ہے، اس لیئے دو کبوتریاں سال میں سولہ بچے دیں گی، اور پھر ان بچوں کے بچے ہوں گے۔ علاوہ اس کے کہ اُن کی نسلی افزائش بہت ہوتی ہے، وہ اپنے اندر جنگلی کبوتروں کی بڑی تعداد شامل کر لیتے ہیں، جو جنگلوں میں ہزاروں پھرا کرتے ہیں۔ جنگلی کبوتر فارم کے اصلی کبوتروں کے ساتھ فارم میں رہکر اور وہاں کی حفاظت و آسائش دیکھکر فارم سے بہت جلد مانوس ہو جائیں گے۔

بالعموم کبوتروں کے رکھنے کا طریقہ کابکوں میں ہے، اور اگر کبوتروں کی زیادہ تعداد رکھنی منظور ہوتی ہے تو متعدد بڑی بڑی کابکیں بنا کر رکھتے ہیں، مگر یہ پسندیدہ طریقہ نہیں ہے، اس لیئے کہ کابکیں بنانے میں بہت طوالت اور خرچ کی ضرورت ہے۔ دوسرے یہ کہ لکڑی کی درازوں میں بہت کثرت سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیئے بالکل اس طرح جیسے چمنی ہوتی ہے زمین پر ایک چمنی بنائی جائے اور اُس کے اندر کبوتروں کے رہنے کے لیئے خانے بنائے جائیں، اور اس مدوّر دیوار کے نیچے فرش زمین سے ملا ہوا ایک دروازہ رکھا جائے جس کے اندر آدمی جا کر فرش زمین کی غلاظت صاف کرے اور دڑبوں میں بھی صفائی کر سکے،

یہ مدوّر دیوار مخروطی شکل کی ہونی چاہیئے تاکہ اوپر کے خانوں میں رہنے والے کبوتر جو غلاظت کریں وہ نیچے کے خانوں میں نہ آئے بلکہ فرش زمین پر گر جائے

دیوار کا سب سے نیچے کا دائرہ سب سے بڑا ہونا چاہیئے اور دیوار جس قدر بلند ہوتی جائے اُس کے حلقے چھوٹے ہوتے جائیں، اور سب سے بلند حلقہ پر ایک جالی کا ڈھکنہ ہونا چاہیئے، جو رات کو بند کر دیا جائے، اور ہوا اور روشنی پرندوں کو برابر حاصل ہوتی رہے ۔ (دیکھیئے نقشہ مندرجہ صفحہ ۲۰)۔

ایک اوسط درجہ کے فارم میں علاوہ کبوتروں کے پندرہ سو پرند ہونے چاہیئیں۔ اور شروع کام کرنے کے لیئے تھوڑے پرندوں سے تعداد بڑھانی چاہیئے، مطور جیسی مستقل تعداد میں پرند رکھنے منظور ہوں پہلے اُن کی رہائش کے لیئے مکان بنوا لینے چاہیئیں۔

اگر آپ نے ۴۰۰ بطوں کی رہائش کا انتظام کیا ہے تو صرف ۸۰ بطوں سے کام شروع کرنا مناسب ہوگا۔

اگر آپ نے ۸۰۰ مرغیوں کی رہائش کا انتظام کیا ہے تو صرف ۱۲۰ مرغیوں سے کام شروع کرنا مناسب ہے۔

۱۵۰۰ پرندوں کا انتظام رہائش کیجئے اور ۳۰۰ پرندوں سے کام شروع کیجئے، ایک سال میں مطلوبہ تعداد پوری ہو جائے گی ۔

مندرجۂ ذیل ادویہ جنکا استعمال "آٹھویں باب" میں بتلایا گیا ہے فارم میں موجود رہنی چاہیئیں :-

السی کا تیل ... ... LINSEED OIL	پرمیگنیٹ آف پوٹاس Permagnet of Potash
ارنڈی کا تیل ... Castor Oil	پیری ڈیوس ... ... Perry Divis
سفوف ادرک Ginger Powder	ہلدی
سفوف گندھک Sulpher Powder	میگنیشیا ... ... Magnasia
سفوف تمباکو Tobbacco Powder	کریم آف ٹارٹار Cream of Tartar

عرق کافور	Sprit of Camphor	ٹنکچر آف ایکونائٹ	Tincture of aconite
آیوڈائن	Iodine	آیڈوفارم ...	Iodofarm ... ...
ویسلین	Vasiline	کافور	Camphar
فینائل	Phinial	کونین	Quinine ... ...
تارپین کا تیل	Terpentine Oil	ایمبروکیشن	Ambrocation

ایک ایسا فارم جس میں ۱۲ یا ۱۵ سو پرندے ہوں اُنہیں حسبِ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔

انکوبیٹر INCUBATOR ۔ غلّہ دلنے کی مشین۔

قیمہ بنانے کی مشین۔

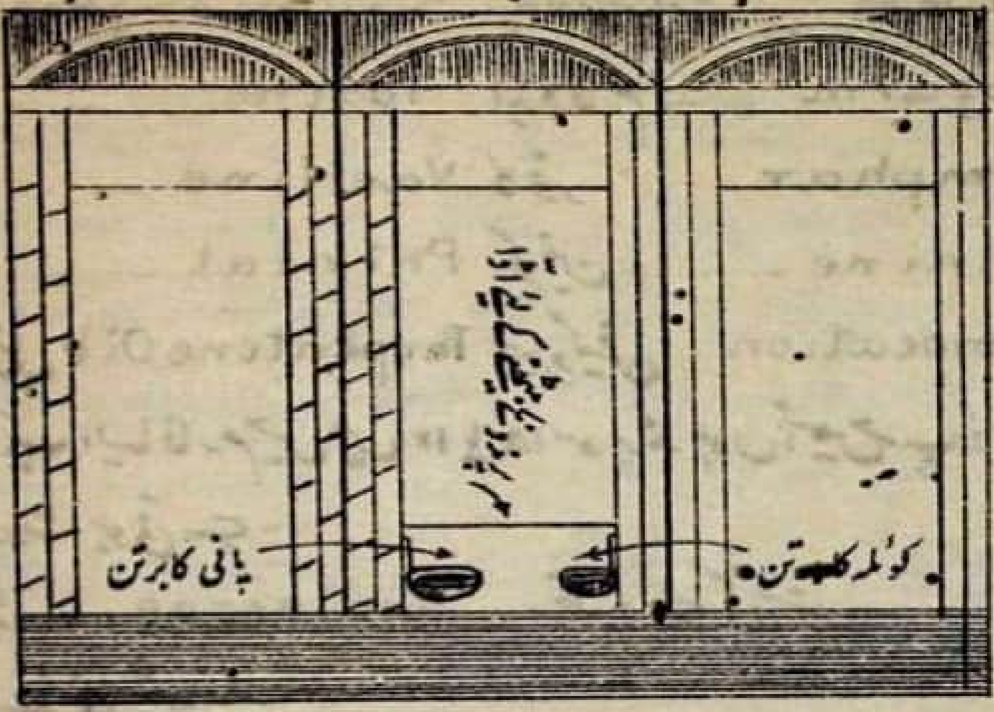
پانی کیلیئے پتھر یا جست کے برتن۔ کوئلہ اور سیپ رکھنے کے پیالے۔

غلّہ رکھنے کے ٹب۔

پنجرے جن میں پرندے رکھکر دوسرے مقامات پر بھیجے جاسکیں:۔

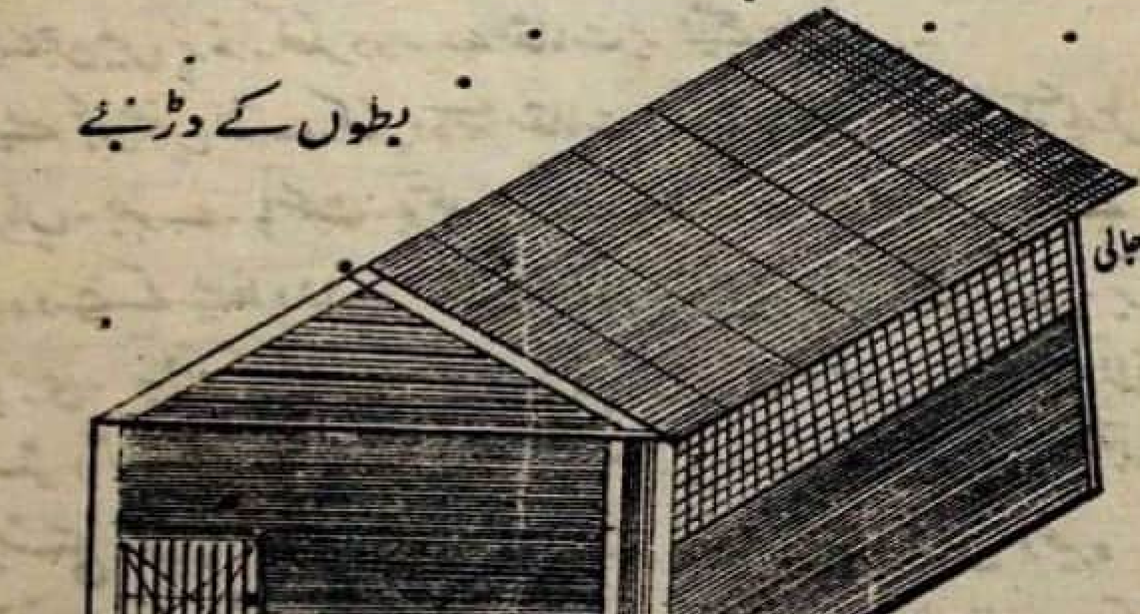
ایسے بکس جنمیں انڈے رکھکر دوسرے مقامات پر بھیجے جاسکیں (بذریعہ ریلوے پارسل)، چھریاں۔ جھوے۔ باسکٹ۔ بوتلیں۔ تسلے۔ کاگ کھولنے کا اسکرو۔ چمچے۔ چارہ دینے کے لیے ظروف۔ اسکرو ڈرائیور۔ قینچی۔ چاقو۔ سنی۔ آری۔ برما ہتوڑی۔ ہر قسم کی کیلیں۔ پرندوں پر عملِ جرّاحی کا بکس۔ لالٹین۔ الماری اسٹو (گیس کا چولھا) گھڑی۔ مصنوعی انڈے۔ اگ ٹسٹر۔ تار اور سُتلی وغیرہ۔ جالی۔ ٹین کے تختے۔ بورہ۔ بیلچہ۔ کدال وغیرہ۔

آفس کے لیئے:۔ آئرن سیف۔ کرسیاں۔ میز۔ رجسٹر۔ فارم کے اشتہارات وغیرہ۔



مرغیوں کے لیے ڈربے

بطوں کے ڈربے



پرندوں کی غذا

خوراک کے متعلق یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ آزادی کی حالت میں پرندوں کو قدرت کون سی غذا عطا کرتی ہے، وہی چیزیں ان کی بہترین غذا اور تندرستی کے لیئے مفید ہیں؟ قدرت ہر جاندار کے لیئے وہ غذا فراہم کرتی ہے، جو اس کے لیئے مفید ہے، پرند آزاد رہکر بعض ایسی غذائیں کھاتے ہیں۔ جو اُن میں فربہی اور توانائی پیدا کریں اور اُن کے جسمانی نشوونما کے لیئے مفید ہوں۔ وہ بعض چیزیں ایسی کھاتے ہیں جو اُنہیں توانا بناتی ہیں، مثلاً اناج۔ گھاس کی کونپلیں، کیڑے مکوڑے گوشت۔ اور بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں، جو اُن کے ہضم میں مدد دیتی ہیں مثلاً سنگریزے، کوئلہ۔ کنکریاں۔ بعض چیزیں ایسی کھاتے ہیں، جو انڈے کا چھلکا بناتی ہیں، اگر پرندوں کو یہ چیزیں نہ ملیں تو اُن کے انڈوں کا چھلکا نرم ہوجائیگا مثلاً بجھا ہوا چونہ۔ سیپ کے ریزے۔ اور ہڈی کے ریزے ؛

اُن کا بعض چارہ اس قسم کا ہوتا ہے جو اُن کے لیئے نہایت لذیذ۔ جسمانی نشوونمو کا معاون اور خصوصیت کے ساتھ قوت تناسل کو اُبھارتا ہے، مثلاً دیمک۔ کیچوے۔ بیر بہوٹی۔ پیاز۔

لہٰذا پرندوں سے خاطر خواہ نفع اُس وقت ہو سکتا ہے، جب حسب ضرورت یہ تمام چیزیں اُنہیں ملتی رہیں۔ سوا غلّہ اور گوشت کے ان کی تمام خوراک بہت ارزاں ہے، حیوانی غذا میں معمولی قسم کا گوشت۔ آنتیں۔ کلیجی پھیپھڑا وغیرہ بھی قصابوں کی دوکان سے ارزاں قیمت پر مل جائے گا۔ کوئلہ بیر بہوٹی، پیاز۔ گھاس۔ کونپلیں۔ بجھا ہوا چونہ۔ سیپ کے ریزے۔ ہڈی کے ریزے، دیمک، کیچوے وغیرہ قریب قریب مُفت ہی ہیں، ان کی فراہمی

کا انتظام البتہ کرنا چاہیئے +

پرندوں کا قاعدہ ہے کہ وہ ایک مرتبہ میں اپنی پوری غذا نہیں کھاتے بلکہ تھوڑی تھوڑی کھاتے رہتے ہیں، اس لیئے اُنہیں بار بار تھوڑا تھوڑا سا چارہ دینا چاہیئے۔ اور غذا کا سب سے زیادہ حصہ شام کو بند کرنے سے بیس منٹ پہلے دینا چاہیئے، نرم قسم کی غذا میں تھوڑا سا نمک بھی شامل کر دینا چاہیئے +

جس وقت پرند میدان میں آزاد رہیں اُس وقت اُن کی تعداد کے لحاظ سے جس قدر غلہ دیا جانا مقرر ہو اُس میں سے چوتھائی حصہ میدان میں بکھیر دینا چاہیئے۔ تاکہ پرندوں کو دوڑ دھوپ سے غذا ملے، اور دور دور تک دانے کو بکھیر دینے سے ہر پرند کو مجھصہ مساوی دانہ مل جائے۔

غذا کو ہر دوسرے یا تیسرے روز بدلکر دینا چاہیئے، اُن تمام اشیاء کے نام جو پرندوں کی غذا کے واسطے مہیا کرنی چاہیئں، یہ ہیں:۔

اجناس:۔ چنے (دلے ہوئے) مٹر (دلی ہوئی) مکئی :۔ جوار۔ باجرہ دھان۔ جئی۔ چیری + (یہ دونوں چیزیں یو۔پی میں ہوتی ہونگی میں انکو نہیں جانتا۔ حسن نظامی)

نباتات:۔ مولی کے پتے (کترے اور اُبلے ہوئے) شلجم کے پتے (کترے اور اُبلے ہوئے) گوبھی کے پتے (کترے اور اُبلے ہوئے) پیاز (کٹی ہوئی)۔ پالک کا ساگ۔ چولائی کا ساگ۔ میتھی کا ساگ۔ گاجر۔ اور شکر قند (کٹی اور اُبلی ہوئی)۔ خشک شدہ میوے (اُبلے ہوئے)۔

حیوانی غذا:۔ ہڈی (ریزہ ریزہ کی ہوئی)۔ دیمک۔ کیچوے۔ بیر بہوٹی۔ گھونگھے۔ معمولی گوشت۔ کیڑے کوڑے۔

ہاضمہ کی چیزیں:۔ کوئلہ۔ بجھا ہوا چونہ۔ کُٹی ہوئی کوڑیاں۔

کنکریاں۔ سیپ کے ریزے۔

پرند جب صبح کے وقت کھولے جائیں، تو فی پرند ایک چھٹانک غذا دینی چاہیئے۔ بطوں کو بھی یہی غذا دینی چاہیئے۔ لیکن کسی قسم کا دانہ جو دلا ہوا اور بھیگا ہوا ہو بطوں کے لیئے بہتر ہے:

غذا کو اس اندازہ سے مرکب کرنا چاہیئے:۔

چنے، مٹر، مکئی (دلی ہوئی) ۴ حصہ۔

جوار یا باجرہ (مسلم) ... ... ۴ حصہ

کسی قسم کا ساگ یا اُبلے ہوئے پتے ۱ حصہ

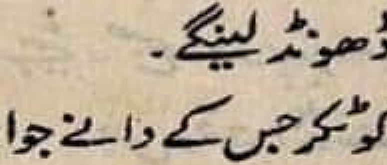
قیمہ کیا ہوا گوشت ... ... ۱ حصہ

اس مرکب کا ایک چھٹانک (وزن) ایک جوان پرند کے لیئے مناسب ہے۔

دوپہر کے وقت میدان میں فی پرند آدھی چھٹانک کے اندازہ سے جئی۔ چیری اور ہڈی کے ریزے وغیرہ بکھیر دینے چاہئیں، ہڈی کے ریزے علاوہ اس کے کہ پرندوں کی ہڈی کو قوت پہنچاتے ہیں، اور مضبوط کرتے ہیں پرندوں میں پر بھی پیدا کرتے ہیں، اس لیئے کہ بال و پر کا نمو فاسفورس اور لوہے کی مدد سے ہوتا ہے اور ہڈی فاسفورس اور لوہے سے مرکب ہے۔

دیمک۔ گھاس۔ کیڑے مکوڑے خود پرند میدان میں ڈھونڈ لینگے۔

سیپ کے ریزے اور کوئلہ ایک ظرف میں کوٹ کر جس کے دانے جوار سے بڑے نہ ہوں، ہر وقت ڈربوں میں موجود رہنے چاہئیں، تاکہ وہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرسکیں، اور انڈے خوب دیں۔



جن ظروف میں پرندوں کو غذا دی جائے وہ گول ہونے چاہئیں، اس لیئے کہ گوشہ دار ظروف میں چارہ باقی رہجاتا ہے

اور پوری طرح صاف نہیں ہو سکتا۔ اور ظروف کو روزانہ صاف کرنا چاہیئے۔ بڑی عمر کے پرندوں کو صبح، دوپہر، اور شام کو یعنی دن میں تین مرتبہ غذا دینی چاہیئے +

ابھی کہا جا چکا ہے کہ غذا بدل کر دینی چاہیئے۔

یعنی اگر ایک روز دلے ہوئے چنے دیئے گئے ہیں تو دوسرے روز دلے ہوئے مٹر دینے چاہیئیں

اگر ایک روز جوار دی گئی ہے، تو دوسرے روز باجرہ دینا چاہیئے،

اگر ایک روز گوبھی کے پتے (اُبالکر) دیے گئے ہیں تو دوسرے روز شلجم یا اور کوئی ساگ اُبال کر دینا چاہیئے!

اگر ایک روز آنتیں اور پھیپھڑہ قیمہ کر کے اور اُبالکر دیے جائیں تو دوسرے روز معمولی گوشت قیمہ کر کے اور اُبالکر دینا چاہیئے +

ہفتہ میں ایک بار غذا کے ساتھ تھوڑی سی پیاز بھی کتر کر شامل کر دینی چاہیئے

ایام سرما میں جب گاجریں ایک پیسہ سیر اور کبھی ایک پیسہ کی دو سیر بکتی ہیں، تو اُنہیں ریزہ ریزہ کر کے اور اُبالکر غلہ میں شامل کر کے دینا چاہیئے +

پرندوں کو زیادہ گیلی غذا دینی اچھی نہیں ہے، اور بالخصوص برسات میں سخت مضر ہے۔ بطوں اور مُرغیوں کے بچّوں کو دن میں چار مرتبہ غذا دینی چاہیئے، صبح۔ دوپہر۔ سہ پہر۔ شام۔

جس وقت انڈے سے بچّہ پیدا ہو، اُس کے چھتّیس گھنٹے کے بعد بچّہ کو غذا دینی چاہیئے، بچّہ جب انڈے میں زندہ ہوتا ہے تو انڈے کی زردی اُس کی غذا ہوتی ہے، اور جب وہ انڈے سے نکلتا ہے تو اُس کے پیٹ میں اس قدر کافی زردی موجود ہوتی ہے کہ بچّہ کو چھتّیس گھنٹے تک غذا کی ضرورت نہیں رہتی، اسکے بعد بچّے خود بخود غذا چُگنے لگتے ہیں +

پیدا ہونے کے ۳۰،۲۰ گھنٹے بعد سے ایک ماہ تک بچوں کو ایک رات دن میں پانچ مرتبہ غذا دینی چاہیئے۔ صبح۔ دوپہر۔ سہ پہر۔ شام۔ ۱۰ بجے رات۔ اور وہ غذا یہ ہے :۔

اُبلی ہوئی کاکن یا باجرہ۔ ۴ حصہ۔ گیہوں کا چوکر ۴ حصہ۔ اُبلا اور پسا ہوا گوشت ۲ حصہ۔

کاکن یا باجرہ کو تھوڑے سے پانی میں بھگو کر آگ پر نرم کر لینا چاہیئے اور مذکورہ چیزوں کو ملا کر دینا چاہیئے۔ اگر بہت عمدہ اور قیمتی نسل کے پرندوں کے بچے ہوں، اور اُن کے لیئے زیادہ تکلف منظور ہو تو کاکن یا باجرہ کو بجائے پانی میں بھگونے کے دودھ میں بھگونا چاہیئے۔ اور آگ پر نرم کر لینا چاہیئے اور پاؤ بھر چارہ میں ایک زردی انڈے کی شامل کر دینی چاہیئے +

ترچیزیں اس انداز سے ملائی جائیں کہ چارہ خفیف سا نم ہو جائے ؟ اس لیئے کہ تر خوراک بچوں کے لیئے سخت مُضر ہے۔ بچوں کے سامنے ۱۵ منٹ سے زیادہ چارہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اس لیئے کہ وہ بے اندازہ کھا جائینگے جو اُنہیں نقصان پہنچائے گا۔ بچوں کو ایک ماہ کے بعد سے تین ماہ تک حسب ذیل غذا دینی چاہیئے +

چنے یا مکئی باریک دلی ہوئی ... ... ۴ حصے
گیہوں کا چوکر ... ... ۴ حصے
گوشت کا باریک قیمہ ... ... ۲ حصے

اور تین ماہ کے بعد وہی غذا اُنہی اوقات میں دینی چاہیئے جو بڑے پرندوں کو دی جاتی ہے۔

مذکورۂ بالا غذائیں مُرغیوں کے بچوں کو دینی چاہئیں اور بطوں کے بچوں کی

غذا یہ ہے :-

چوکو گیہوں ...	ایک حصّہ	=	ایک چھٹانک
گیہوں کا آٹا ...	"	=	ایک چھٹانک
چانول کا آٹا ...	"	=	ایک چھٹانک
ہلدی کا سفوف ...	۱/۳ حصّہ	=	تین ماشہ

یہ سب چیزیں کھولتے ہوئے پانی میں ڈالکر لیئی بنالینی چاہیئے۔ بچوّں کو دن میں چار مرتبہ غذا دینی چاہیئے، اور رفتہ رفتہ خوراک بڑھانی چاہیئے۔ اسی غذا میں ایک ماہ کے بعد قدرے قدرے سبزی، اور خوب گُلا ہوا گوشت دونوں کو اُبالکر ملا دینا چاہیئے۔ اور جب پرند بڑے ہو جائیں تو دال اور دلے ہوئے چنے میں (جو اُبلے ہوئے بھی ہوں) گوشت اور سبزی بکاکر دینی چاہیئے +

تیسرا باب

عُمدہ نسل اور عُمدہ پرندوں کا انتخاب

بعض نسل کے پرند زیادہ انڈے دیتے ہیں، اس لیئے قیمتی بکتے ہیں اور بعض نسلیں خوشنمائی اور جسامت کے لحاظ سے پسند کی جاتی ہیں، اور جن پرندوں میں یہ دونوں اوصاف ہوتے ہیں وہ بہت قیمتی ہوتے ہیں، لیکن فارم کا کام قیمتی پرندوں سے شروع کرنا مصلحت نہیں ہے، بلکہ پہلے ارزاں پرندوں

سے کام لینا چاہیئے، اور جب فارم اس حد پر پہنچ جائے کہ اُس سے نفع ہونے لگے، تو ولائتی نسلیں بھی رکھنی مناسب ہیں۔ اس لیئے کہ وہ خوبصورت اور بڑے قدوقامت کی ہوتی ہیں، اور امرا، اور شوقین لوگوں سے اُنکی اچھی قیمت ملتی ہے۔ اور اُن کے انڈے بھی قیمتی بکتے ہیں۔

میں نے ۱۹۲۱ء میں مرغیوں کی ایک نسل جسے "اینڈلیوژن" ANDLUSION کہتے ہیں لکھنؤ کے ایک فارم میں دیکھی تھی، اس نسل کی مرغیوں کے انڈے چالیس روپے فی درجن فروخت ہوتے تھے، یعنی ۳ روپے ۵ آنے ۴ پائی فی انڈا۔ اور بتیتر مرغیوں کی نسلیں ایسی تھیں جن کے انڈوں کی قیمت فی عدد ایک روپیہ تھی۔

میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ بط اور مرغیاں کسی نسل کی کیوں نہوں اگر اُن کی رہائش اور خورش کا معقول اور ضروری بندوبست ہے تو وہ بھی اسی تعداد میں انڈے دینگی، جس تعداد میں یورپین مرغیاں دیتی ہیں، مگر ولائتی مرغیوں کے انڈے ذرا بڑے ہوتے ہیں۔

دیسی مرغیاں اور بطیں اگر عمدہ تربیت سے پالی جائیں، اور رنگ و نسل کا امتیاز بھی قائم رہے تو یہی دیسی مرغیاں دو ایک نسلوں کے بعد بہت خوبصورت اور جسیم ہو جائیں گی۔ اور انڈے بھی بڑے ہونے لگیں گے۔

مسز اے۔ کے فاکس جو یو۔ پی گورنمنٹ کی پولٹری سکریٹری ہیں اپنی کتاب میں اعتراف کرتی ہیں کہ "تمام مغربی ممالک کی مرغیاں اُن جنگلی مرغوں کی نسلیں ہیں جو ہندوستان میں پائے جاتے ہیں"

فارم کی آمدنی کے دو ذریعے ہیں۔ انڈوں کی قیمت۔ اور پرندوں کی قیمت۔ اس لیئے دو قسم کے پرند پالنے چاہئیں، ایک دیسی نسل کے پرند جن کے انڈے فروخت کیئے جائیں، اور پرند بھی گوشت کھانے کی غرض سے بیچے جائیں

دوسرے ولایتی پرند۔ جن کے انڈوں اور بچوں کی قیمت اچھی ملتی ہو پالے جائیں
کفایت شعاری کو مدِ نظر رکھکر پہلے نسل کشی قدرتی طور پر کرانی چاہیئے
بعد میں (اگر ضرورت ہو تو) مشین استعمال کی جائے، ورنہ روپیہ بہت صائع ہو جائیگا

چھوٹی بطوں کی عمدہ اقسام میں جن سے انڈے زیادہ حاصل ہوتے ہیں
انزس کہلاتی ہیں، اور بالعموم سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔

چھوٹی بطیں "چٹیاں بط" کہلاتی ہیں اور یہ خوب انڈے دیتی ہیں۔ ان کے رنگ طرح طرح کے ہوتے ہیں، انگریزی میں ان کو "ڈک" Duck کہتے ہیں۔
زیادہ تر انہی بطوں سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ بطیں سال میں دو سو سے زیادہ انڈے دیتی ہیں۔

بڑی بط جسے ہنس کہتے ہیں، اور انگریزی زبان میں "سوان" Swan کہلائی جاتی ہے ایک سال میں پندرہ یا سولہ انڈوں سے زیادہ نہیں دیتی۔
ان کے انڈے دینے کا زمانہ فروری اور مارچ ہے۔ چونکہ یہ بطیں انڈے کم دیتی ہیں، اس لیئے ان کا پالنا زیادہ مفید نہیں ہے۔ مگر فارم میں جہاں اور اقسام کے پرند ہوں اگر بیس یا پچیس کی تعداد میں یہ بھی رکھی جائیں تو بہتر ہوگا کسی نہ کسی تعداد میں ان کا رہنا فارم کے لیئے اس واسطے اور بھی مفید ہے کہ یہ ذرا سے خطرے پر شور کرتی ہیں جسے سُنکر فارم کے نگراں فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں، بلی انہیں کسی طرح نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ان بطوں میں ایک قسم تو بالکل سفید ہوتی ہے، اور دوسری قسم جسے شیرازی یا کاکریزی کہتے ہیں اُس کے اوپر کے پر سیاہ ہوتے ہیں۔

بڑی بط مارچ اور اپریل کے زمانہ میں انڈے دیتی ہے اور خود انڈے سیتی ہے۔ "گنی فاولس" جسے چینی مرغی یا تیتر بھی کہتے ہیں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں

بلحاظ رنگ فرق یہ ہے کہ بعض یکرنگ سفید ہوتی ہیں اور بعض نیلے رنگ کی ہوتی ہیں جن پر سفید بوٹیاں پڑی ہوتی ہیں۔

یہ پرند از حد شور کرتے ہیں، ان کے انڈے مثل مرغی کے انڈے کے ہوتے ہیں، بلکہ کہیں زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ ان مرغیوں میں قوتِ پرواز دیسی مرغیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور فارم کے لیئے نہایت نفع رساں ہیں، ان کی ہر مادہ سال میں ڈیڑھ سو انڈوں سے زیادہ دیتی ہے۔ اور سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ ایک بچہ بھی انہیں چرانے پھرانے کے لیئے بغیر کسی دقت کے میلوں تک لیجا سکتا ہے، اس لیئے کہ بھیڑوں کی طرح یہ اپنے گروہ سے علیحدہ نہیں ہوتیں۔

بالعموم یہ مرغیاں اپنے انڈے خود نہیں سیتیں بلکہ بچے دیسی مرغی کے ذریعہ نکلوائے جاتے ہیں

کبوتر

کبوتر بلحاظ نسل، رنگ و جسامت مختلف ہوتے ہیں اور انکی نسلیں متعدد ہیں، لقا عجیب ساخت کا مگر خوبصورت کبوتر ہوتا ہے، نساورے، سفید، کاسنی بلحاظ رنگ خوبصورت اقسام ہیں۔ شیرازی بلحاظ درازی قد اور رنگ و خوشنمائی کے گراں بکتا ہے۔

کلسرے، گرہ باز۔ گلی اور ہرے اپنی قوتِ پرواز کی وجہ سے پسند کیئے جاتے ہیں۔

میں نے بعض کبوتروں میں عجیب و غریب قوتِ پرواز دیکھی ہے، یعنی آٹھ گھنٹے سے زیادہ ہوا میں رہتے ہیں اور یہاں تک بلند ہوتے ہیں کہ کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں، نظر سے غائب ہو جانے کو کبوتر بازوں کی اصطلاح میں بند ہو جانا یا ڈوب جانا کہتے ہیں۔

چوٹی دار کبوتر بہت پسند کیئے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں کبوتروں کی بہترین نسلیں، شاہجہانپور۔ رام پور، اور لکھنؤ سے بہم پہنچائی جاسکتی ہیں۔ فارم کیپر کو چاہیئے کہ پرندوں کی عمدہ نسلوں کی جستجو میں رہے، بیشتر ایسے مواقع ہوتے ہیں کہ عمدہ نسل کے پرند معمولی قیمت سے دستیاب ہوجاتے ہیں۔ بہرحال اگر سہل الحصول اقسام یعنی شیرازی، کاسنی اور سفید کبوتروں کی تعداد بڑھائی جائے تو ہر سال اُن کے فروخت کردینے سے فارم کو ایک معقول آمدنی ہوسکتی ہے،

فارم میں کبوتر سب سے کم خرچ پرند ہیں، اس لیئے کہ یہ اپنی غذا تلاش کرنے کے لیئے کوسوں اُڑ جاتے ہیں صرف پانی کا انتظام اور حفاظت درکار ہے +

دن میں شام کے وقت تھوڑا سا چارہ فارم کو بھی دینا چاہیئے۔ اچھے کبوتروں کی عام پرکھ یہ ہے کہ ان کے بازو کے بڑے پروں کی تعداد بارہ ۱۲ یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور دُم کے پر ۱۵ سے ۱۸ تک ہوتے ہیں آنکھیں موتی چور یعنی سفید چمکدار ہونی چاہئیں، اور پُتلی کا حلقہ خوب سیاہ ہونا چاہیئے۔ سفید کبوتر وہ اچھے ہوتے ہیں جن کے پنجے اور چونچ بھی سفید ہوں +

مرغیاں

اگر پانی کا کافی انتظام ہو تو فارم میں سب سے زیادہ نفع رساں چیز بط ہے، بعدہٗ کبوتر، اور پھر چینی مُرغیاں، اور پھر دیسی مُرغیاں ہیں۔

مرغیوں کی متعدد اقسام جن کی تشریح انگریزی کتابوں میں ہے اگر سب لکھی جائیں تو ایک مستقل کتاب درکار ہوگی اس لیئے میں سب کی تفصیل نہ لکھونگا۔ اگر کسی شخص کے پاس اس قدر وافر روپیہ ہو کہ وہ اپنے

فارم کو پرندوں کی نمائش گاہ بنانا چاہتے ہو تو دوسری بات ہے، ورنہ تجارتی اغراض کے لیئے دو چار دیسی اور دو چار ولایتی نسلوں کا پالنا کافی ہے۔

ہندوستانی مرغیوں کی مشہور نسلیں، اصیل۔ ٹیئی۔ حیدرآبادی اور سبزوار ہیں۔ ٹیئی نہایت سہل الحصول، کم قیمت۔ تحت آب وہوا اور برتاؤ میں زندہ رہنے والی، خوب انڈے دینے والی، اور بچوں کو نکالنے اور پرورش کرنے والی نسل ہے۔ یہ ہندوستان میں ہر جگہ ملتی ہے اور مختلف رنگ کی ہوتی ہے۔ ٹیئی سفید مرغی کو پوری مُرغی بھی کہتے ہیں

گھاگھس مرغی ٹیئی سے ذرا بڑی اور خوب پردار اور پاموز ہوتی ہے

اصیل نسل قیمتی، بڑے قد و قامت والی۔ غصہ ور ہوتی ہے، اپنے بچوں کو بہت حفاظت سے پالتی ہے۔ اس نسل کے پرند زیادہ تر لاکھی رنگ کے ہوتے ہیں، اور سفید رنگ کے بہت کم ہوتے ہیں، ان کا سینہ کشادہ اور اعضا، قوی ہوتے ہیں، پیر دیج بال وغیرہ نہیں ہوتے، گردن لمبی ہوتی ہے اور سر پر بال بہت کم اور چھوٹے ہوتے ہیں۔

حیدرآبادی مرغ بہت قوی اور بڑی جسامت کے ہوتے ہیں، سبزوار مرغیاں سفید اور چوٹی دار ہوتی ہیں اور بکثرت انڈے دیتی ہیں:۔

غیر ملکی مرغیوں میں اچھی نسلیں :۔

لیگ ہارن *Leg-horn*

مائنارکا *Minorcas*

آرپنگٹن *Orpingtons*

اور بلانٹرس *Blanters* ہیں

"لیگ ہارن" سفید اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں، قد و قامت میں مثل ٹینی کے، اور انڈے بکثرت دیتی ہیں۔

"ماسنارکا" بالعموم سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے کیس بڑے ہوتے ہیں اور زیادہ انڈے دینے کے لیے مشہور ہے۔ پر بہت چمکدار ہوتے ہیں۔

"آرپنگٹن" بڑے قد کی مرغی ہوتی ہے، انڈے سینے کیلئے موزوں ہے۔

"بلانیٹبر" جسیم اور وزنی مرغی ہوتی ہے، ایک مادہ مرغی کا وزن دس سیر تک ہوتا ہے۔

ولایتی مرغیاں بکثرت انڈے دیتی ہیں اور چونکہ سرد ممالک میں سکونت رکھنے والے پرند ہیں، اس لیئے ہندوستان کی سخت گرمی کو برداشت نہیں کرسکتیں اگر پوری حفاظت نہ کی جائے تو یہ مرغیاں مرجاتی ہیں، چونکہ ان مرغیوں میں نمائش بہت ہوتی ہے اسلیئے بہت قدرے خریدی جاتی ہیں۔

بالعموم وہ مرغیاں زیادہ انڈے دینے والی ہوتی ہیں:۔

جن کے پیر چھوٹے اور پتلے ہوتے ہیں،

جن کے کیس ہلکے ہوتے ہیں۔

جن کی آنکھیں زیادہ گہری اور گھسی ہوئی نہیں ہوتیں۔

جن کے جسم کا نیچے والا حصہ بھاری ہوتا ہے۔

جن کا سینہ پُر گوشت ہوتا ہے:۔

فارم کے لیئے جب مُرغیاں خریدو تو اُنہیں بغور دیکھ لو کہ وہ بیمار تو نہیں ہیں، اور اُن کے کیس اُٹھا کر دیکھ لینا چاہیئے کہ اُن میں کوئی زخم اور کیڑے تو نہیں۔ پروں کو ہٹا کر جلد پر دیکھنا چاہیئے کہ اُن میں جوئیں وغیرہ تو نہیں پڑ گئیں۔

پرندوں کے پیر چکنے ہونے چاہئیں، اکثر پرندوں کے پیر بہت ہی موٹے اور کھردرے ہوتے ہیں، وہ خریدنے کے قابل نہیں اس لیئے کہ یہ ایک مرض ہے، اس کا بیان امراض کے تحت میں آوے گا،

نئی خریدی ہوئی مرغیاں دو چار روز علیحدہ رکھنی چاہئیں، فوراً ہی فارم کے تندرست پرندوں میں شامل نہ کر دینا چاہیئے، جب اچھی طرح غور کر لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ بالکل تندرست ہیں تب فارم کے پرندوں میں شامل کر دینا چاہیئے، ورنہ ان کی بیماری دوسرے پرندوں میں بھی پیدا ہو جائے گی، بہرحال نئے پرندوں کے لیئے قرنطینہ کی ضرورت ہے۔

ہندوستانی مرغیوں کی اقسام میں ایک قسم کڑک ناتھ مرغی کی ہوتی ہے، جو مطلقاً سیاہ ہوتی ہے، چونچ، پیر۔ پنجے یہاں تک کہ خون بھی سیاہ ہوتا ہے۔

طب کی ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص کڑکنا تھ مرغ کے گوشت کو ۴۰ روز تک کھائے تو سفید بالوں کی بجائے سیاہ بال نکلنے شروع ہوں گے، اور یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ صحیح ہو۔

چوتھا باب

پرندوں کی نسل بڑھانا

ہندوستان کی آب وہوا بہت مختلف ہے، شمالی ہندوستان کا میدان جس میں گنگا، جمنا مع اپنے باجگزار دریاؤں کے بہتے ہیں، گرمیوں

کے زمانہ میں سخت گرم ہو جاتا ہے، تاہم اُس میدانی حصّہ میں جسے "ممالک متحدہ آگرہ و اودھ" کہتے ہیں سال میں کچھ زمانہ ایسا آتا ہے جو معتدل ہوتا ہے اور وہی وقت پرندوں کی نسل کشی کا بہترین وقت ہے، یہ موسم جنوری سے شروع ہو کر اپریل میں ختم ہو جاتا ہے۔

مرغی کے ذریعہ بچے نکلوانے میں حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھنا چاہیئے

(۱) موسم بہت گرم یا بہت سرد نہ ہو۔

(۲) اگر انڈے قیمتی نسل کی مرغیوں کے ہیں تو پہلے مرغی کو مصنوعی انڈوں پر بٹھا کر یہ آزما لینا چاہیئے کہ مرغی پوری کڑک ہے یا نہیں، اگر مرغی اچھی طرح کڑک نہ ہوگی تو انڈوں پر کھڑی رہیگی۔

(۳) انڈے تازے ہونے چاہئیں، گرمیوں کے زمانہ میں چار روز سے زیادہ دن کے انڈے خراب ہو جاتے ہیں، اور اگر اُن سے بچے نکلے بھی تو کمزور ہونگے۔ ایام سرما میں چھ روز کا انڈا بھی بچہ پیدا کر سکتا ہے

(۴) سینے والی مرغی بڑے قد اور خوب پر و بال کی ہونی چاہیئے، تاکہ وہ انڈوں کو اپنے پروں میں اچھی طرح چھپا سکے، مرغی بیمار اور کمزور نہ ہونی چاہیئے۔

(۵) ایک مرغی کے نیچے بارہ انڈوں سے زیادہ نہ رکھنے چاہئیں۔ اگر انڈے اسقدر زیادہ ہیں کہ وہ مرغی کے پروں میں چھپ نہ سکیں، تو وہ گندے اور خراب ہو جائیں گے، اور دوسرے انڈوں کو بھی ویسا ہی خراب کر دینگے۔

(۶) انڈے چکنے، بڑے اور گول ہونے چاہئیں۔

(۷) مرغی کو رات کے وقت انڈوں پر بٹھانا زیادہ مناسب ہے۔

(۸) مرغی کو ایسی جگہ بٹھانا چاہیئے کہ اُسے ہوا اور روشنی کافی مل سکے اور اُس تک ایذا پہنچانے والے کیڑوں کا گزر نہ ہو۔ جس وقت تک مرغی بیخوف اور اطمینان سے نہ ہوگی، اچھی طرح انڈے نہیں سے سکتی +

(۹) مرغی کو روزانہ بلا ناغہ ایک مقرر وقت پر آب و دانہ دینا چاہیئے۔

(۱۰) جب سے مرغی انڈوں پر بٹھائی جائے اُس روز سے نویں۔ اٹھارہویں اور بیسویں روز انڈوں کو اسطرح نمی پہنچانی چاہیئے کہ ایک رومال کو گرم پانی میں بھگو کر اسقدر نچوڑ دیا جائے کہ اُس میں نمی تو ہو مگر پانی نہ ہو، اُس وقت مرغی کو انڈوں پر سے ہٹا کر رومال انڈوں پر دس منٹ تک ڈھک دینا چاہیئے۔ یہ تدبیر گرمیوں کے موسم میں ضرور کرنی چاہیئے۔ یہی عمل مشین کے انڈوں پر بھی کیا جاتا ہے۔ البتہ بارش کے موسم میں اس کی بالکل ضرورت نہیں ہے، سخت گرمیوں کے زمانہ میں موسمی حرارت انڈوں کے چھلکے کی اُس ضروری رطوبت کو بھی جذب کرلیتی ہے جس کے رہنے سے بچہ کو انڈے کا چھلکا توڑنے میں سہولت ہوتی ہے۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ چھلکا سخت ہو جاتا ہی اور اُس کے نہ ٹوٹنے کی وجہ سے بچہ پھنسکر مرجاتا ہے۔ گو یہ صورت کبھی بچے کی کمزوری کی وجہ سے بھی واقع ہوتی ہے +

(۱۱) انڈوں کے پاس مرغی کی جو غلاظت ہو جایا کرے اُسے صاف کر دینا ضروری ہے +

(۱۲) مرغی کو بدبو دار جگہ میں ہرگز نہ بٹھانا چاہیئے۔

(۱۳) جہاں پر انڈے رکھے جائیں اُس جگہ کی زمین کو کھود کر نرم کر دینا چاہیئے

اور درمیان سے تھوڑی سی مٹی بھی ہٹا دینی چاہیئے، تاکہ انڈے ڈھلک کر دوسری اطراف میں منتشر نہ ہو جائیں۔

(۱۴) مرغی کے پروں کو کبھی کبھی دیکھ لینا چاہیئے کہ اُن میں جوئیں تو نہیں پیدا ہو گئیں، اگر ہو گئی ہوں تو گندھک اور تمباکو کا سفوف پروں میں خوب چھڑک دینا چاہیئے۔

(۱۵) مرغی کے نیچے کے انڈوں کو کبھی کبھی ہاتھ میں لیکر دیکھنا چاہیئے کہ وہ گرم ہیں یا سرد۔ اگر معمول سے زیادہ گرم ہیں تو اُن کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ انڈوں کو بہت سرد بھی نہ ہونا چاہیئے۔

مذکورہ تدابیر پر عمل کرنے سے اکیسویں روز بذریعہ مرغی، بچے نکل آتے ہیں۔

مصنوعی طریقہ جو بچے نکالنے کا جاری ہوا ہے میں اُس کی تائید نہیں کرتا، کیونکہ وہ قدرت کے خلاف ہے اور اس کے اہتمام میں بہت زیادہ دردسری کرنی پڑتی ہے، اور دیسی تاجروں کے بس کی بات نہیں ہے شوقین لوگوں کا خبط ہے۔

پانچواں باب

انڈوں اور پرندوں کی تجارت

ہندوستان میں اس وقت تک تجار اور اہلِ دول لوگوں نے باقاعدہ مرغی انڈے کی تجارت کی طرف توجہ نہیں کی، مگر اب یوماً فیوماً انڈوں اور پرندوں کی ضرورت عام ہو رہی ہے، اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیئے

جس طرح تجارت ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ دیہات اور قصبات سے شہروں میں مرغیاں بطیں اور انڈے خرید کر لاتے ہیں، اور کچھ نفع پر بیچ دیتے ہیں، یہ کاروبار زیادہ تر ادنےٰ طبقہ کے ہاتھ میں ہے، جو اپنی جہالت کی وجہ سے نہ تجارت جانتا ہے۔ نہ پرندوں کی حفاظت۔ جو کچھ تھوڑا بہت منافع ملجاتا ہے اُسی کو وہ بسا غنیمت سمجھتا ہے

دیہات سے پرند اور انڈے خرید کر شہروں میں فروخت کر دینے میں نفع تو ضرور ہے، مگر پرند پالنے میں نسبتاً زیادہ فائدہ ہے، مثلاً :-

(۱) پرند جو اپنے پاس ہونگے اُن سے مقررہ تعداد میں انڈے حاصل ہونا یقینی ہے اور کاروبار کی مضبوطی اور شہرت کے لیئے ضروری ہے کہ کام بغیر کسی رُکاوٹ اور کمی کے جاری رہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ باہر سے انڈے خریدنے میں شرح خرید کی کمی بیشی کا اندیشہ رہتا ہے اور اپنے پرند ہونے سے مقررہ خرچ اور کم از کم لاگت میں انڈے حاصل ہوں گے، وہ مرغیاں جو بے ترتیبی سے گھروں میں پالی جاتی ہیں، اُن کے انڈوں کا سالانہ اوسط ساٹھ ہے اور اگر عمدہ تربیت میں جس کی ہدایت کی جاچکی ہے پرندوں کی پرداخت ہو تو حسب ذیل انڈوں میں اسقدر ترقی ہو سکتی ہے :-

ایک مرغی	ایک سال میں	۱۵۰	انڈے	دے گی
ایک چینی مرغی	ایک سال میں	دو سو	انڈے	دے گی
ایک بطخ	ایک سال میں	دو سو	انڈے	دے گی

مگر میں کم از کم تعداد انڈوں کی لکھتا ہوں جو ایک سال میں عمدہ تربیت کی حالت میں حاصل ہوں گے :-

ایک مرغی ایکسال میں ایکسو پچیس (۱۲۵) انڈے دیگی لہٰذا سو مرغیاں ایکسال میں بارہ سو پچاس (۱۲۵۰) انڈے دینگی

ایک چینی مرغی ایک سال میں ایک سو پچاس انڈے دیگی تو سو چینی مرغیاں ایک سال میں پندرہ سو انڈے دینگی +

ایک بطخ ایک سال میں ایک سو پچاس انڈے دیگی تو سو بطخیں ایک سال میں پندرہ سو انڈے دینگی۔ تین سو پرند تین سو پینسٹھ روز میں چار ہزار دو سو پچاس انڈے دینگے

تین سو پرند ایک روز میں ایک سو سترہ انڈے دینگے +

مگر جو شخص اپنا تمام وقت اسی کام میں صرف کرنا چاہے تو اُسے تین سو (۳۰۰) پرندوں پر اکتفا کر لینا وقت ضائع کرنا ہے۔ اس لیئے ایک اوسط درجہ کے فارم میں پندرہ سو پرند ہونے چاہئیں، ان پندرہ سو پرندوں میں تین سو پرند نر ہونگے اور بارہ سو پرند مادین ہونگی جو انڈے دینگی۔ بحساب مذکورہ۔ مثلاً :-

تین سو (۳۰۰) پرند ایک روز میں ایک سو سترہ انڈے دیتے ہیں، تو

بارہ سو (۱۲۰۰) پرند ایک روز میں چار سو اڑسٹھ (۴۶۸) انڈے دینگے +

اگر ۴۶۸ انڈے ایک روز میں (۱۲۰۰ مادہ + ۳۰۰ نر = ۱۵۰۰) پندرہ سو پرندوں سے حاصل ہونگے تو اُن کے لیئے کس قدر مصارف برداشت کرنے پڑینگے ؟

پندرہ سو پرندوں کیلیئے روزانہ مصارف خوراک۔ سات روپے پانچ آنے۔ چار پائی

پندرہ سو پرندوں کیلیئے ۴ ملازمین کی تنخواہیں، ایک روپیہ۔ پانچ آنے چار پائی یومیہ بشرح دس روپے ماہوار۔ فی کس (اگر ملازم زیادہ تنخواہ کے ہوں تو اُنکی اوسط لگالی جائے)

دیگر مصارف فارم مرمت۔ دوا لکڑی وغیرہ بشرح چالیس روپے ماہوار } ایک روپیہ۔ پانچ آنے۔ چار پائی

ایک روز میں اس حساب سے ۴۶۸ انڈے۔ دس روپے خرچہ میں حاصل ہوئے۔

انڈوں کے مصارف روانگی و بار برداری :- ایک روپیہ چار آنے۔

کرایہ ریل (بحساب وزن و فاصلہ ہوگا) ایک روپیہ دس آنے۔

انڈوں کی ٹوٹ پھوٹ :- دو آنے ۔ جملہ مصارف تیرہ ۱۳ روپے ۔

شہروں میں آجکل انڈوں کی کم از کم شرح فروخت تین پیسے فی انڈا ہے لہٰذا ۴۶۸ انڈوں کی قیمت اکیس ۲۱ روپے پندرہ آنے ہوئی

فروخت :- اکیس روپے پندرہ آنے ۔

خریداری :- تیرہ روپے

گویا نفع :- آٹھ روپے پندرہ آنے روزانہ ۔ یا دوسو اڑسٹھ ۲۶۸ روپے دو آنے ماہوار

علاوہ بریں تاجر کو کبوتروں کے فروخت کرنے میں سالانہ ایک معقول رقم مل سکتی ہے، اگر فارم میں ایک ہزار کبوتر ہوں اور ان میں سے ۸۰۰ کبوتر فروخت کر دیے جائیں تو بقیہ دوسو کبوتر ایک سال کے بعد پھر ایک ہزار ہو جائینگے جیسا کہ باب دوم میں لکھا جا چکا ہے، کہ عمدہ نسل کے کبوتر رکھنے چاہئیں، اس لیئے کہ ان کا ایک جوڑا ۱؎ سے کم فروخت نہیں ہوتا ۔ اس لیئے آٹھ سو کبوتروں کے فروخت کرنے میں دوسو روپے سالانہ کی رقم ملجائے گی ۔

اس دوسو روپے میں پچاس روپے سالانہ کبوتروں کی خوراک رکھ لیجائے اس لیئے کہ وہ خود پرواز کرکے دوسرے مقامات سے اپنی غذا حاصل کر لینگے اور پچیس روپے اُن کے اخراجات روانگی سمجھ لیئے جائیں تب بھی ایکسو پچیس ۱۲۵ روپے سالانہ یا ۱۰؁ ماہوار ملتا رہے گا ۔

اس آمدنی کے ساتھ مرغیوں اور چینی مرغیوں کے بچے فروخت کرنے میں پچاس روپے ماہانہ کم از کم مل سکتے ہیں ۔ اسلیئے تاجر کی متوقع آمدنی حسب ذیل ہو گی ۔

انڈوں کی فروخت	۰ — ۲ — ۲۶۸	ماہوار	دوسو اڑسٹھ روپے	ماہوار
کبوتروں کی فروخت	۰ — ۶ — ۱۰	"	دس روپے چھ آنے	
پرندوں کے بچے	۰ — ۰ — ۵۰	"	پچاس روپے	
	۸ — ۳۲۸		خالص منافع	

تین سو اٹھائیس روپے آٹھ آنے ۔

ایک اوسط درجہ کے فارم سے خالص آمدنی تین سو روپے ہو سکتی ہے، جو ایک افسر کی تنخواہ کے برابر ہے +

مجھے اُمید ہے کہ مذکورہٗ بالا تخمینہ ممکن اور بہت قرین قیاس اندازہ سے کیا گیا ہے۔ اب دوسری صورت یہ ہے کہ پرند پالنے کا جھگڑا نہ کیا جائے بلکہ انڈوں کی فروخت کی جائے لہذا دوسرا تخمینہ بھی پیش کیا جاتا ہے :-

چونکہ دیہات میں دو پیسے فی انڈا شرح فروخت ہے اس لیئے :-

۵۸۴ انڈوں کی قیمت	۱۴ — ۵ — ۰	چودہ روپے پانچ آنے
کم از کم دو ملازموں کی تنخواہ کم از کم (آنہ فی کس ہوگی (انڈے خریدنے کیلیئے))	۰ — ۱۰ — ۸	دس آنے ۸ پائی
انڈوں کے مصارف باربرداری	۱ — ۰ — ۰	ایک روپیہ
انڈوں کی ٹوٹ پھوٹ	۰ — ۲ — ۰	دو آنے
کرایہ ریل	۱ — ۱۰ — ۰	ایک روپیہ دس آنے
	۱۷ — ۱۱ — ۸	سترہ روپے گیارہ آنے ۸ پائی
۵۸۴ انڈوں کی قیمت فروخت بشرح فی عدد تین پیسے	۲۱ — ۷ — ۶	اکیس روپے سات آنے ۶ پائی
قیمت خرید	۱۷ — ۱۱ — ۸	سترہ روپے گیارہ آنے ۸ پائی
نفع خالص روزانہ	۳ — ۱۱ — ۱۰	تین روپے گیارہ آنے دس پائی
یا " ماہانہ	۱۱۳ — ۷ — ۰	ایک سو تیرہ روپے سات آنے
پرند پالکر ماہانہ آمدنی	۳۲۸ — ۸ — ۰	تین سو اٹھائیس روپے آٹھ آنے
خرید کر ماہانہ آمدنی	۱۱۳ — ۷ — ۰	ایک سو تیرہ روپے سات آنے
فرق	۲۱۵ — ۱ — ۰	دو سو پندرہ روپے ایک آنہ

انڈوں اور پرندوں کی نکاسی کے متعلق دریافت طلب اُمور گورنمنٹ پولٹری فارم لکھنؤ، یا دفتر پولٹری گزٹ سے دریافت کرنے چاہئیں اور آلات وغیرہ جو فارم میں کار آمد ہوتے ہیں، کسی فارم کے مشورے سے منگوانے چاہئیں۔

اگر کسی باضابطہ تجارت میں تین روپے سینکڑہ ماہوار خالص نفع ملے تو وہ بڑی کامیاب تجارت کہلائے گی، اس لیے کہ تین سو روپے ماہانہ خالص نفع حاصل کرنے کے لیئے دس ہزار روپئے کی لاگت ہونی چاہیئے۔

مگر پولٹری فارم میں صرف تین ہزار روپیہ صرف کرکے دو سال کے بعد تین سو روپے ماہانہ خالص منافع کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ یہ آمدنی مستقل ہو گی۔ پہلا سال تو پرندوں کی تعداد بڑہانے اور فارم بنانے میں صرف ہو جائیگا دوسرے سال کی آمدنی فارم کی لاگت کو واپس دے گی۔ اس کے بعد فارم مفت ہو جائے گا اور آمدنی بھی مستقل رہے گی۔

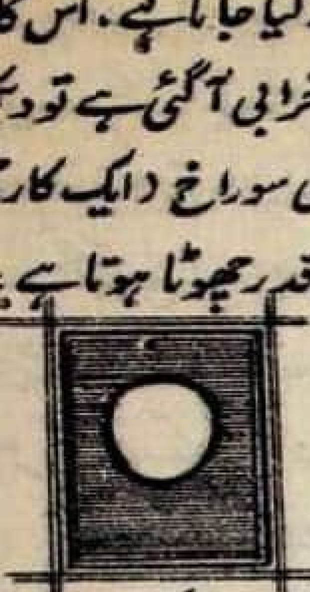
فارم سے پرندوں کی بیٹ اور غلاظت نکلوا کر ایک جگہ جمع کر دینی چاہیئے، اور اُسے کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کر دینا چاہیئے، اس لیئے کہ بیٹ بہت طاقتور کھاد ہوتی ہے۔ پرندوں کی ایک من بیٹ ۲۵ من کوڑے اور دس من گوبر کے کھاد کے برابر ہے۔

چھٹا باب

انڈے

انڈونکی پہچان:۔ وہ لوگ جو انڈے مرغی کا روزگار کرتے ہیں انڈے کو ہاتھ کے انگوٹھے اور اُس کے پاس والی اُنگلی کے درمیان میں لیکر روشنی کے مقابلہ

میں دیکھتے ہیں، اگر انڈے میں تاریکی ہے تو خراب سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس کام میں وہ اس قدر مشاق ہوتے ہیں کہ اگر انڈے میں ذرا بھی خرابی آگئی ہے تو دیکھکر فوراً بتلا دیتے ہیں۔ اب سہولت کے لیئے ایک بیضاوی سوراخ (ایک کارڈ بورڈ یا لکڑی کے تختے میں) بنا لیتے ہیں جو انڈے سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ اور



اُس میں انڈے کو رکھکر دیکھتے ہیں۔ اس کو تخم نما یا اِگ ٹسٹر کہا جاتا ہے +

انڈے کی تازگی صرف اُس کے وزن سے معلوم کی جاتی ہے، یعنی انڈا جس قدر پرانا ہوتا جائیگا اُس کا وزن کم ہوتا جائیگا، اور وزن کے معلوم کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک پینٹ پانی میں دو اونس معمولی (کھانے والا) نمک گھول دو۔ اور اُس میں انڈے کو ڈالو۔ اگر انڈا ظرف میں تہ نشین ہو جائے تو انڈا بالکل تازہ ہے اور اگر تہ سے کچھ اُٹھا ہوا رہے، تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک روز کا ہے۔ اگر انڈا تین روز کا ہے۔ تو وہ پانی کی سطح کے قریب تیرتا رہے گا، اور اگر انڈا تین روز سے بھی زیادہ دن کا ہے تو وہ پانی کی بالائی سطح پر تیرنے لگے گا +

جب انڈے میں خرابی شروع ہوتی ہے تو پہلے اُس کی زردی پھٹ جاتی ہے اور اُسکا رنگ میلا ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ روشنی کے مقابلہ میں دیکھنے سے تاریک نظر آتا ہے۔ اور وہ انڈا جس میں بچہ پڑنا شروع ہوتا ہے پہلے اُس میں خون کی ایک پھٹکی پیدا ہوتی ہے، اور پھر دو چار روز کے بعد روشنی کے مقابلہ میں لاکر دیکھنے سے انڈے کے اندر بڑا دھبہ نظر آئے گا، اور زیادہ روز گزرنے پر تاریک نظر آئے گا +

اُبلے ہوئے انڈے کی شناخت یہ ہے کہ وہ پانی میں ڈالنے سے ظرف کی

تہہ میں ترچھا کھڑا ہو جائے گا، روشنی کے مقابلہ میں دیکھنے سے تاریک معلوم ہوگا۔ چکر دینے سے اچھی طرح چکر کھائے گا + برخلاف اس کے تازہ انڈا کم چکر کھاتا ہے +

انڈا ایسی چیز ہے جو گرمی بدبو اور ہوا سے متاثر ہو کر بہت جلد خراب ہو جاتا ہے، مگر تجارتی اغراض کا مقتضاء یہ ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک اچھی حالت میں رہے، دیہات اور قصبات میں ایام سرما میں دو پیسے کا ایک انڈا فروخت ہوتا ہے، اور گرمی کے موسم میں ایک پیسہ کا ایک انڈا بکتا ہے، اس لیئے اگر کوئی تاجر گرمیوں کے خریدے ہوئے انڈوں کو موسم سرما کے لیئے جمع کرے تو بڑا فائدہ ہوگا +

سرما میں انڈے کی قیمت خرید دو پیسے فی انڈا۔ قیمت فروخت تین پیسے فی انڈا۔ منافع ایک پیسہ
گرمی میں " " ایک پیسہ فی انڈا۔ " " تین پیسے " " دو پیسے

فرق ایک پیسہ

اگر انڈے محفوظ رکھے جا سکیں تو یقیناً دوچند منافع ہوگا +

ذیل کی مختلف تدابیر جو انڈے کو گندہ ہونے سے بچانے کے لیئے لکھی جاتی ہیں، وہ اس مصلحت پر مبنی ہیں کہ انڈے کے چھلکے میں جو مسامات ہوتے ہیں وہ بند کر دیے جائیں تاکہ ہوا مع اپنے مفسد اثرات کے انڈے میں سرایت کر کے اندر والے مادہ میں خرابی پیدا نہ کرے، انڈے کے چھلکے میں ایسے باریک سوراخ ہوتے ہیں جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے، انہی سوراخوں کے ذریعہ سے رطوبت ہوا اور گرمی کا نفوذ انڈے کے اندر ہوتا ہے، اگر یہ چیزیں باقاعدہ اور مطلوبہ طریقہ سے پہنچیں تو انڈے کے اندر بچے کا نشوونما شروع ہوتا ہے اور اگر مطلوبہ تربیت نہ ملی تو یہ ہی رطوبت اور ہوا انڈے کو گندہ کر دیتی ہیں،

انڈے کو محفوظ رکھنے کے لیئے حسب ذیل طریقے ہیں :-

(۱) صمغ عربی (گوند) ۲ اونس۔

سادہ پانی ۱ پنٹ

گوند کو پانی میں بالکل حل کرلو، اور انڈوں کو اُس میں ڈبو ڈبو کر خشک کرنے کے لیئے سایہ میں رکھ دو، جب انڈے خشک ہوجائیں تو کسی بکس میں رکھکر عمدہ پسے ہوئے کوئلہ کے سفوف سے انڈوں کو بند کردو۔ انڈے تین ہفتہ تک تازہ کیفیت میں رہیں گے +

(۲) پانی سے بجھا ہوا چونہ = ایک بشل

معمولی نمک = ۲ پونڈ

کریم آف ٹارٹار "Cream of Tartar" = ½ پونڈ

مذکورہ چیزوں کو پانی میں اسقدر ملاؤ کہ مرکب ایسی رقیق حالت میں رہے، کہ اُس پر انڈا تیر نہ سکے، اور انڈوں کو اس مرکب میں ڈبو کر رکھو[ا]۔

(۳) پانی اور معمولی شکر کو اس نسبت سے ملاؤ کہ اگر پانی ایک گیلن ہو تو شکر پانچ پونڈ ہو، اس شربت کو آگ پر جوش دو، اور انڈوں کو ایک باسکٹ میں رکھکر کھولتے ہوئے شربت میں ۵ سکنڈ تک ڈوبا رہنے دو اور پھر فوراً باسکٹ کو جوش کھلتے ہوئے شربت سے علحٰدہ کرلو اور خشک ہوجانے دو۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ شکر انڈے کے بیرونی مسامات میں بھر جائے گی اور ہوا وغیرہ کا راستہ بند ہوجائے گا اور گرمی کا اثر یہ ہوگا کہ وہ انڈے کی اندر والی جھلی کو سخت کردے گی جس سے ہوا کا راستہ اور بھی مسدود ہوجائے گا۔

جب انڈے خشک و سرد ہوجائیں تو انہیں ایک حصہ سفوف کوئلہ اور ۲ حصہ

[ا] اس طرح ایک ماہ تک انڈے اچھی حالت میں رہیں گے ۱۲

خشک بھوسی کے مرکب میں اس طرح بند کرو کہ انڈے کا پتلا سرا نیچے کی طرف رہے، اور انڈے سفوف، کوئلہ اور بھوسی میں بالکل بند ہو جائیں، اس طریقے سے انڈے دو ماہ تک تازہ رہ سکتے ہیں +

(۴) صاف اور سفید موم = ۴ اونس
آلیو آئل "Olive oil" ۸ اونس

ایک تام چینی کے ظرف میں ہلکی ہلکی آنچ پر موم کو پگھلاؤ، اور کسی چیز سے چلاتے جاؤ، تاکہ تیل اور موم خوب حل ہو جائیں، جب یہ مرکب ٹھنڈا ہو جائے تو تازہ انڈے اس تیل اور موم کے مرکب میں ڈبو دو یہاں تک کہ انڈے کا چھلکا تمام و کمال تیل اور موم میں بھر جائے۔ انڈے پر جس قدر زیادہ اثر مرکب کا رہے اُسے کپڑے سے پونچھ دو۔ تیل انڈے کے چھلکے میں جذب ہو جائے گا اور موم مسامات کو بند کر دے گا۔ ان انڈوں کو کوئلہ کے عمدہ سفوف میں بند کر دو۔ کہا جاتا ہے کہ اس تدبیر سے انڈے ایک سال تک تازے اور عمدہ حالت میں رہتے ہیں +

(۵) مذکورۂ بالا تدابیر سے زیادہ موثر یہ تدبیر ہے کہ "سائیلیکیٹ آف سوڈا" کا رقیق اور شفاف مرکب انڈے پر پھیلا دیا جاتا ہے، اور خشک ہونے پر انڈے کے چھلکے پر ایک دوسرا چھلکا جو نہایت صاف اور سخت ہوتا ہے بن جاتا ہے اور انڈا ایک عرصہ تک تازہ رہ سکتا ہے +

جب کوئلے وغیرہ کے سفوف میں انڈے رکھے جائیں تو انہیں لیٹا ہوا یا آڑا ترچھا نہ رکھنا چاہیئے، بلکہ سیدھا کھڑا کر دینا چاہیئے، اور پتلی نوک ہمیشہ نیچے کی طرف رہنی چاہیئے +

ساتواں باب

مُتفرّقات

(۱) مرغی ایک جھول میں کم از کم چھ ورنہ ۲۰ انڈوں تک دیتی ہے، ایک جھول کا فرق دوسرے سے اکیس روز کا ہوتا ہے۔

(۲) رومی مصطگی آٹے میں گوندھکر دینے سے مرغی زیادہ تعداد میں انڈے دیتی ہے۔ مگر موسم گرما میں رومی مصطگی نہ دینی چاہیئے۔

(۳) کڑک مرغی کی کُڑک دور نہ کرنی چاہیئے۔ اس لیئے کہ کُڑک ایک طبیعی حالت ہے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ وہ انڈوں پر بٹھادی جائے۔

(۴) ممالک مغرب میں انڈوں کی تجارت کرنے والی کمپنیاں فروخت کرنے سے پہلے انڈوں کو پانی سے دھو دیا کرتی تھیں تاکہ وہ صاف اور خوشنما ہوجائیں لیکن جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ انڈوں کے اوپر ایک ایسا مادہ ہوتا ہے جو جراثیم کو اندر جانے سے روکتا ہے، اس لیئے اگر انڈے دہو دیے جائیں گے تو وہ مادہ دور ہوجائے گا، اور چھلکے کے مسامات کُھل جائینگے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جراثیم آسانی سے اندر نفوذ کر جائیں گے، اور انڈا جلد خراب ہوجائے گا۔

(۵) علمائے طبیعین کی رائے ہے کہ اگر پرندے نہ ہوتے تو نباتات دُنیا سے مفقود ہوجاتی، اس لیئے کہ ایک کیڑا اس قدر کثیر تعداد میں کیڑوں کو پیدا کرتا ہے کہ انسان اُن کے دفعیّہ سے قاصر ہے، تمام پرند بالخصوص مرغیاں۔ چینی مرغیاں اور بطیں بہت کثرت سے حشرات الارض اور اُن کے انڈوں کو کھاتی ہیں،

تاہم ہر سال کچھ نہ کچھ نقصان زراعت اور باغوں کو اُن کیڑوں سے پہنچتا ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ٹڈی اور دوسرے حشرات کی وجہ سے جو نقصان دُنیا کو پہنچا اُس کا اندازہ علماء طبعیین نے ۱۵۹ ملین گنی کا کیا تھا +

(۶) کبوتروں کے پروں سے جو ہوا نکلتی ہے وہ انسانی تندرستی کے لیئے بے حد مفید ہے +

(۷) مارگزیدہ کا بہترین علاج مرغی ہے، ترکیب استعمال یہ ہے کہ اُس زخم پر جہاں سانپ کاٹے مرغی کے پیخانہ کے مقام کو اچھی طرح ملا دینا چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مرغی کے پیخانہ کا مقام زخم کے زہر کو کھینچنا شروع کر دے گا، اور مرغی نڈھال ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ بالکل بیہوش اور بے حس ہو جائیگی، پس اُس وقت دوسری مرغی کو اسی طرح زخم سے ملانا چاہیئے، زیادہ سے زیادہ دو تین مرغیاں سانپ کے زہر کو اپنے میں جذب کر لیں گی اور آدمی مرنے سے بچ جائے گا +

(۸) بطخ ۲۹ روز انڈے دیتی ہے، اگر بطخ سے انڈے ہیوانا منظور ہو، تو جس جگہ پر وہ انڈے دے وہاں سے انڈوں کو نہ اُٹھانا چاہیئے۔

(۹) ہر جانور کی ہڈی میں ہوا کے لیئے خلا ہوتا ہے، تاکہ آکسیجن ہڈیوں کو مضبوط کرنے کے لیئے اُن میں دورہ کر سکے، پرندوں کی ہڈیوں میں بنسبت انسان کی ہڈیوں کے زیادہ خلا ہوتا ہے، تاکہ آکسیجن زیادہ مقدار میں پہنچتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرند ہوا میں بغیر زیادہ تھکے ہوئے اپنے جسم کو سادھے رہتے ہیں، اس آکسیجن کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر پرند کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو اُسکے جُڑ جانے میں زیادہ عرصہ نہیں لگتا، اس لیئے اگر پرند کی ٹوٹی ہوئی ہڈی باقاعدہ نہ باندھی جائے گی تو دو چار روز گزرنے پر وہ خود بد نما طریقہ سے جُڑ جائے گی +

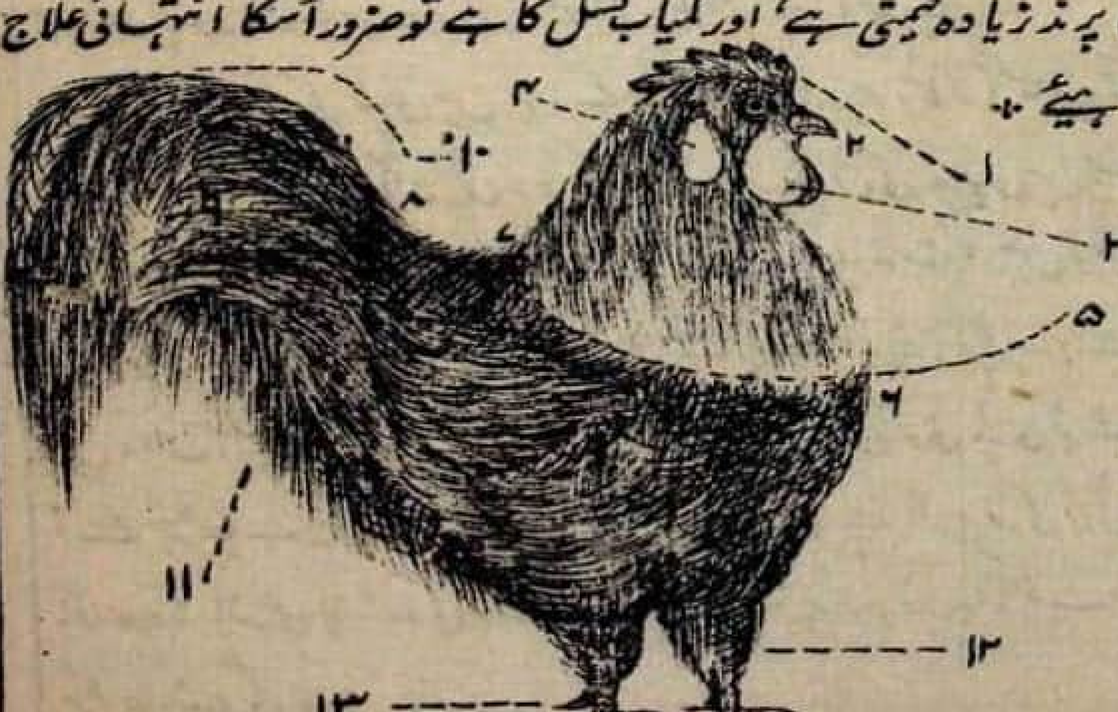
(۱۰) کڑک ناتھ ایک ایسی مرغی کی نسل ہے جس کے چونچ پنجے اور پر سیاہ ہوتے ہیں، حتیٰ کہ اس کا خون بھی سیاہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص چالیس روز تک اس مرغی کا گوشت کھائے تو سفید بال سیاہ پیدا ہوں گے۔

آٹھواں باب

پرندوں کا علاج

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ پرندوں کے معمولی امراض پر فوراً توجہ کرنی چاہیئے، ورنہ وہ بڑھ کر مہلک ہو جاتے ہیں،

اگر کسی پرند کو مہلک عارضہ لاحق ہو جائے، تو اس پرند کو ضائع کر دینا اچھا ہے، بہ نسبت اس کے کہ اس پر روپیہ اور وقت خراب کیا جائے، البتہ اگر کوئی پرند زیادہ قیمتی ہے، اور کمیاب نسل کا ہے تو ضرور اسکا انتہائی علاج کرنا چاہیئے۔



(۱) کیین (۲) چونچ
(۳) لبلبا (۴) لَو
(۵) ہیکل (۶) سینہ
(۷) پیٹھ (۸) دُم
(۹-۱۰) قوسی (۱۱) جھالر
(۱۲) پیر کا جوڑ (۱۳) خار

اعضائے اندرونی

(۱۴) زبان (۱۵) پوٹہ
(۱۶) مقعد (۱۷) جگر
(۱۸) پھیپھڑے (۱۹) پتھری
(۲۰) مخرج کے نزدیک ایک تھیلی جس میں انڈے رہتے ہیں (۲۱) وہ نالی جہاں او کچے مخزن سے انڈا باہر کی طرف چلتا ہے
(۲۲) بائیں طرف کی تھیلی جہاں انڈے ابتدائی حالت میں رہتے ہیں +

علاج امراض سے پہلے ہمیں اسباب عوارض پر نظر ڈالنی چاہیئے، اور وہ اسباب مختصراً یہ ہیں :-

(۱) دڑبوں کے اندر تازہ ہوا کی آمد و رفت نہ ہونا، اور تنگ جگہ پر بہت سے پرندوں کو بند کر دینا۔

(۲) کھلانے پلانے میں بے ترتیبی، اور نقائص۔

(۳) گندگی، اور غلاظت۔

اس کے علاوہ بعض امراض ایسے بھی ہیں جو بسلسلہ نقل منتقل ہوتے ہیں اور

بعض امراض متعدی یا وبائی ہوتے ہیں۔

متعدی امراض وہ ہیں جو بذریعہ چھوت پھیلتے ہیں، اور وبائی امراض وہ ہیں جو ہوا کی خرابی سے لاحق ہوتے ہیں، ان دونوں اقسام مرض کی علت مضر جراثیم کا پیدا ہونا ہے، اس لیے ہر شخص کے لیئے لازم ہے کہ وہ اپنا وقت اور روپیہ علاج ومعالجہ میں صرف کرے بہتر ہے کہ اسباب عوارض کا دفعیہ کرے۔

"پوسٹ مارٹم" یا جسم کا طبی معائنہ

جب کسی وبائی مرض کے پیدا ہونے کا شبہ ہو تو اُس پرند کو جو اس مرض میں مرگیا ہو، دیکھنا چاہیئے، تاکہ علامات سے صحیح حقیقت دریافت ہوجائے اور اُس کے دفعیہ کی تدبیر کی جائے۔

جسم کے طبی معائنہ کے لیئے ایک بکس کی ضرورت ہوتی ہے، جسمیں مختلف اوزار ہوتے ہیں۔ (قینچی۔ آری۔ نشتر۔ سوئی۔ باریک تانت۔ بال۔ ریشمی ڈورا)

طریقہ :۔ مردہ پرند کو ایک لکڑی کے تختہ پر سیدھا چت لٹادو، اور بازوؤں اور پیروں کو پھیلا کر تختہ پر جو کیلیں اسی مقصد کے لیئے لگائی گئی ہوں، اُن سے باندھ دو۔ بعدہ نشتر سے اونڈے سے لیکر مبرز تک خط مستقیم پر کھال کو چاک کرو، اور کھال کو دونوں پہلوؤں اور نیچے کی طرف اس طرح ہٹادو کہ دل۔ پھیپھڑے۔ جگر۔ پتھری اور گردے وغیرہ صاف دکھائی دیں۔ بعدہ سینہ کا حصہ جسپر خوب گوشت ہوتا ہے بازوؤں کے پاس کی ہڈی کو کاٹکر بالکل علحدہ کردو۔ مگر ان ہڈیوں کو اس صفائی اور خوبی سے کاٹو کہ جگر، اور پھیپھڑے پر خراشش یا زخم نہ پہنچے۔

پہلی قابل توجہ چیز جگر ہے۔ جگر کا طبعی رنگ بھورا ہوتا ہے، اگر اچھا ہوا

رنگ جگر میں نہ ہو اور داغ دھبے پائے جائیں، یا یہ کہ بالکل نرم اور ڈھیلا ہو، تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ پرند زہریلی ہوا (کسی وبائی مرض) سے ہلاک ہوا۔

دوسری چیز دل ہے۔ دل کو اپنی جگہ پر کرختگی اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا چاہیئے اور اُس کے دونوں رُخ برابر ہونے چاہئیں، اگر پرند پر کسی وبائی یا متعدی مرض کا حملہ ہوا ہے تو دل کا ایک حصہ خون سے خالی ہو کر چھوٹا معلوم ہو گا، اور ایک حصہ بڑا اور وزنی ہو جائے گا۔ کبھی کبھی دل پر داغ بھی پائے جاتے ہیں۔

پھیپھڑوں کو بھی دیکھنا چاہیئے، ان کے جانچنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دو جانب سے ان کا تھوڑا سا حصہ کاٹ لو اور سادہ پانی میں ڈالو اگر وہ پانی میں تیرنے لگیں تو پھیپھڑے اچھی حالت میں تھے، اور اگر پانی میں نہ تیریں اور ڈوب جائیں تو وہ پرند سل کی بیماری میں مبتلا تھا۔ پرندوں میں سل کی بیماری عام مرض ہے، ان امراض میں پھیپھڑوں پر پھنسیاں نکل آتی ہیں، اور انسان کے پھیپھڑے کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

وہ زخم جو ریشہ دار گوشت پر ہوتا ہے جلد مندمل ہو جاتا ہے اور جو زخم جگر۔ گُردے یا پھیپھڑے پر ہوتا ہے، وہ ان چیزوں کے ریشہ دار نہ ہونے سے بہ دیر اچھا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پھیپھڑا آلہ تنفس ہے اور بار بار سانس لینے کی وجہ سے پھولتا اور سکڑتا ہے، اس لیے پھیپھڑے کا پھوڑا سکون نہ پانے کی وجہ سے مندمل نہیں ہونے پاتا۔

عمل جراحی میں اونڈے یا پوٹہ میں بھی شگاف دیکر حلقوم اور ہوا کی نلی کو شروع سے آخر تک دیکھنا چاہیئے، کبھی کبھی ان مقامات پر کیڑے پائے جاتے ہیں جو پرند کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں +

اگر پرند مرنے سے پہلے اونگھتا تھا، اور اُس کی گردن ٹیڑھی ہوگئی تھی تو سمجھنا چاہیئے کہ موت کا سبب "ایپوپلی" Apopleay تھا، اور اگر پرند دفعتاً ہلاک ہوگیا تو اغلب گمان یہ ہے کہ قلب کی حرکت بند ہو جانے سے ہلاکت واقع ہوئی +

اکثر یہ حالت دیکھی جاتی ہے کہ پرند کے سینہ کا گوشت گھُل جاتا ہے اور گردن نیچے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہے +

اس کو سیپ لگنا بھی کہتے ہیں +

پھیپھڑے کے عوارض

پرند اپنی حالت صحت میں ناک سے سانس لیتے ہیں، اور ہوا ایک نلی سے ہوتی ہوئی پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔ فرض کیجیئے، ایک پرند زکام یا نزلہ میں مبتلا ہے، اسکا اثر یہ ہوگا کہ اُس کے نتھنے دماغی رطوبات سے اسطرح بند ہو جائیں گے کہ ہوا اُن سے نہ گزر سکیگی، لیکن پھیپھڑوں کو ہوا ضرور ملنی چاہیئے اس لیئے پرند مُنہ سے سانس لیگا، مُنہ سے سانس لینے کا یہ نتیجہ ہوگا، کہ نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات جن سے ہوا مملو ہے مُنہ سے ہو کر ہوا کی نلی میں پہنچیں گے، اور وہاں سے بغیر کسی رُکاوٹ کے پھیپھڑوں تک پہنچ جائینگے آلۂ تنفس مُنہ نہیں ہے بلکہ نتھنے ہیں، اور نتھنے ہوا کے ذرات کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ بلکہ روک لیتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ طبیبوں نے بجائے مُنہ کے ناک سے سانس لینے کی ہدایت کی ہے۔

چونکہ یہ اسباب عام فہم نہیں ہیں اِس لیئے معلوم نہیں ہوتا، ورنہ وہ لوگ پھیپھڑوں کے امراض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں جن کی عادت مُنہ سے سانس لینے کی ہے +

سوا صاف ہوا کے اگر کوئی مادہ پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا ہے، تو جس مقام پر جمع ہوتا ہے اپنے ہیجان کی وجہ سے اُس مقام کو بھی سڑا دیتا ہے۔

نزلہ یا زکام یا ریزش نتھنے کے اندر جو پردے ہوتے ہیں، اُن میں ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے، اور اُس سے رطوبت نکلنے کا نام زکام ہے، زکام محض سردی ہی کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ کاربونک ایسڈ گیس کی وجہ سے بھی دماغی پردوں میں آشوب پیدا ہوتا ہے،

فرض کیجیئے، بہت سے پرند ایک تنگ ڈربے میں بند ہیں، اور وہاں ہوا کی آمد و رفت مشکل سے ہے، اس لیئے جب پرند اپنے سانس پھیپھڑوں سے باہر نکالتے ہیں تو اُس میں کاربونک ایسڈ گیس ہوتا ہے، اور وہ سخت مضر ہے۔ جب ایک پرند کو زکام ہو جاتا ہے، تو اُس کے نزدیک کے پرندوں میں بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے، اِس لیئے کہ یہ متعدی مرض ہے۔

لہٰذا پرندوں کو اس بلا سے محفوظ رکھنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ وہ معتدل ہوا میں رکھے جائیں، اور بہت سے پرند تنگ ڈربے میں بند نہ کیئے جائیں، اور اگر کوئی پرند اس عارضہ میں مبتلا ہو گیا ہو تو اُسے تندرست پرندوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔

پرندوں کی کھانسی بھی زکام ہی سے پیدا ہو جاتی ہے، جب دماغی پردوں سے رطوبات کا اخراج زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے تو ہوا کی نلی میں بلغم بھر جاتا ہے، بلغم ہوا کی آمد و رفت میں حائل ہو جاتا ہے، اور سانس لینے میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے، یہ نہایت مہلک مرض ہے،

یہ واضح ہو کہ پھیپھڑے ایسی چیز ہیں، جن کی حرکت خون کے لیئے پنکھے کا کام دیتی ہے، اور جب سانس کے رُکاوٹ کی وجہ سے پھیپھڑے اپنی ہوا سے خون صاف

نہیں کرتے، اُس وقت خون میں زہر پیدا ہونا شروع ہوتا ہے، اور اس بیماری کو خناق کہتے ہیں، اور بخار اور آنکھوں کا ورم اس کی علامت ہے +

اس بیماری کے لیئے "بالسم آف کا پیبا" "Balsam of Copaiba" عمدہ دوا ہے۔ "Roup pills" کھانسی کی گولیاں بھی پرند پالنے والے کارخانوں سے مل سکتی ہیں +

پرند کے نتھنوں کو پانی سے دھو دینا چاہیئے، اور اُس پانی میں چند ریزے پرمیگنٹ آف پوٹاس Permagnet of Potash کے ملا دینے چاہئیں۔

یہ مرض پرند سے آدمی کو بھی لگ سکتا ہے، لہٰذا پرند کو دوا دینے کے بعد یا آنکھوں اور نتھنوں کے دُھلانے کے بعد ہاتھوں کو نہایت احتیاط سے دھونا چاہیئے۔ اگر علاج زیادہ وقت طلب ہو گیا ہو، اور بالعموم اس مرض میں شفا کی بہت کم اُمید ہوتی ہے، تو پرند کو فوراً ضائع کر دینا چاہیئے +

خناق زمانہ خزاں اور سرد موسم میں جہاں تری اور سرد ہوا ہوتی ہے، بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے، اس مرض میں چہرہ اور سر سوج جاتا ہے، اور ناک سے رطوبت نکلنے لگتی ہے اس لیے سوجن کے مقامات کو پرمیگنیٹ آف پوٹاش سے دھو دینا چاہیئے +

پرند سردی کھا جاتے ہیں اور اس لیئے اُن کے چہرے دونوں طرف ورم کر آتے ہیں اور آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، اس لیئے وہ دانہ بھی نہیں چُگ سکتے۔ اور اُنہیں ہاتھ سے دانہ کھلانا پڑتا ہے، اور اگر ہاتھ سے دانہ نہ کھلایا جائے گا، تو وہ دُبلے اور ضعیف ہو کر مر جائیں گے۔ سوجن کی تکلیف دفع کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پوست کے ڈوڈے کو پانی میں کھولایا جائے، اور پرند کے سر کو اُس کا بھپارہ دیا جائے، اس وجہ سے کہ پوست جس میں افیون ہوتی ہے اُس کی بھاپ بہت کچھ درد اور سوجن کو دفع کرتی ہے۔ چہرہ اور آنکھ کے سوج جانے کی وجہ بہت کھلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ پرند

کے نتھنے گاڑھی رطوبت سے بھر جاتے ہیں، اور ہوا نہیں نکل سکتی، لہٰذا وہ اپنے نکلنے کے لیئے ہر ممکن راستہ ڈھونڈتی ہے، آنکھوں کے وہ سوراخ جہاں سے آنسو نکلتے ہیں وہاں سے ہوا اپنے نکلنے کے لیئے راستہ پیدا کرنا چاہتی ہے، اس لیئے چہرہ اور آنکھیں سوج جاتی ہیں +

یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ بھپارا دینے کے بعد پرند کو سرد مقام اور ہوا سے بہت بچانا چاہیئے +

ایک آنکھ سے پانی بہنا

مرض خناق کی یہ قسم بھی عجیب ہے۔ یہ بلا ایک نامعلوم طریقہ سے پیدا ہوتی ہے، اور نہایت سرعت کے ساتھ تمام پرندوں میں پھیل جاتی ہے، اس کی علامات رفتہ رفتہ پیدا نہیں ہوتیں، بلکہ بیشتر اس طرح دیکھا گیا ہے کہ شب میں پرند جب دڑبوں میں بند کیئے گئے، تو وہ بالکل تندرست تھے، اور صبح کو کوئی ایک پرند قدرے مضمحل اور اُس کی ایک آنکھ سے پانی نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے گا تو اُس کی آنکھ میں گیج اور میل بھی پایا جائے گا۔ چونکہ بظاہر یہ ایک معمولی بات ہے اس لیئے پرندوں کا محافظ اس پر کچھ توجہ نہیں کرتا، لیکن کچھ دیر کے بعد یہ ہی معمولی بات ایک ایسی بیماری بنجاتی ہے، جو مشکل سے علاج پذیر ہو سکے، اور اسی عرصہ میں دوسرے نزدیک رہنے والے پرند بھی متاثر ہو جاتے ہیں، اس لیئے اس قسم کے بیمار پرندوں کو تندرست پرندوں سے فوراً علیحدہ کر دینا ضروری ہے، کسی پرند کی آنکھ میں تھوڑے سے گیج کا پیدا ہو جانا بھی سب پرندوں میں وبائی بیماری پھیلانے والا ہو سکتا ہے +

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ خناق کی دوائیں جنکا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے دی جائیں اور دو تین روز تک نیم گرم پانی میں تھوڑا سا پرمیگنیٹ آف پٹاش ملا کر

پرند کا چہرہ دھو دیا جایا کرے ۔

مُنہ آنا جیسا کہ طب یونانی میں کہا گیا ہے کہ نزلہ اُم الامراض ہے، وہ صرف آدمیوں ہی کے لیئے نہیں بلکہ پرندوں کے لیئے بھی ایسا ہی ہے اگر کسی پرند کو زکام ہو جائے تو یہی ضروری نہیں کہ اُسے خناق ہو گیا ہو بلکہ زکام میں مبتلا پرندوں کے مُنہ اور گلے میں چھوٹے چھوٹے دانے پڑ جاتے ہیں جن میں سفید سفید پیپ بھی ہوتی ہے ، یہ مہلک حالت مرض کی آخری درجہ پر ہوتی ہے اس حالت پر پہنچکر اگر دوا کچھ اثر نہ کرے تو پرند کو ہلاک کر دینا چاہئے اور اگر مرض کا ابتدائی درجہ ہے تو اُسکا علاج یہ ہے کہ ایک نوکدار لکڑی سے پرند کا مُنہ کھولکر پھنسیوں کی پیپ نکال دینی چاہیئے ، اور نہایت نرم بالوں کے برش سے Nitrate of Silver (نائٹریٹ آف سلور) کے سلوشن یعنی کاسٹک Coustic کو زخموں پر لگانا چاہیئے ۔

اور میگنیشیا "Magnacia" ایک چمچے کے انداز سے پانی میں گھول دو اور اُس میں ٹنکچر آف ایکونائٹ Tincture of aconite دو قطرے ملا دو ۔ پرند کو چاول یا کوئی نرم غذا دینی چاہیئے ۔ اور پینے کے پانی میں کریم آف ٹارٹار ملانا مفید ہے یعنی آدھ سیر پانی میں چاء کا ایک چمچہ بھر کے کریم آف ٹارٹار ملا دو ۔

خناق کا ہومیوپیتھک علاج یہ ہے :-

رس ٹاکس "RhusTax" - پلساٹیلا "Pulsatilla" - ایکونائٹ Aconite ایک ایک قطرہ چمچہ بھر پانی میں ملا کر دو ۔

نمونیا مرض نمونیا پرندوں کے لیئے بھی ویسا ہی مہلک ہے جیسا کہ انسانوں کے لیئے ہے ۔

اس مرض کا بیشتر سبب سردی ہے لیکن اس طرح بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے کہ کبھی

سوء اتفاق سے کسی قسم کا کھانا یا اور کوئی شے بجائے اس کے کہ کھانے والی نلی میں ہو کر پوٹے میں جائے وہ ہوا کی نلی میں چلی جاتی ہے، اور پھیپھڑوں میں پہنچ کر سڑتی اور خراش پیدا کر دیتی ہے ::

یہ بار بار بتلایا جا چکا ہے کہ پرندوں کے امراض کا زیادہ سبب گندگی اور خراب ہوا ہے اور مونیا بھی اسی کا نتیجہ ہے۔

علاج یہ ہے کہ قطرہ بھر ایکونائٹ ٹنکچر پانی کے ساتھ ایک ایک گھنٹے کے بعد دیا جائے۔ غذا بہت کم دی جائے۔ دودھ میں انڈے کو پھینٹ کر تھوڑی تھوڑی دیر میں دینا چاہیئے ::

امراض متعلق بہ اعضائے انہضام

پرندوں کی بہت سی بیماریاں اُن کی بیٹ سے پہچانی جاتی ہیں۔

جب مُنہ سے کھانا اُتر کر پوٹے میں پہنچتا ہے تو اُس کے ہضم ہونے کی ترکیبیں شروع ہوتی ہیں۔ اوّلاً پوٹے کے غدود ایک قسم کا عرق اپنے اندر سے خارج کر کے غذا میں ملاتے ہیں، جس سے وہ اس قدر نرم ہو جاتا ہے کہ غذا کی نلکی کے ذریعہ سے معدہ (سنگدانہ) میں اُترنے کے قابل ہو جائے ::

اگر غذا خود ہی اس قدر نرم ہے کہ اُسے مزید نرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو وہ غدود نرم کرنے والے عرق کو خارج نہیں کرتے، اور اگر عرصہ دراز تک آدمی یا پرند نرم غذا کھائے تو معدہ یا غدود میں نرم بنانے والے عرق کے کافی مقدار میں خارج کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی، اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر مدت تک معدہ نرم غذا کا عادی ہو جائے تو پھر سخت غذا ہرگز ہضم نہیں ہو سکتی ::

اور اگر غذا اس قدر سخت ہو جس کے نرم بنانے میں غدود سے نکلنے والا عرق کارگر نہ ہو سکے، یا غدودوں کو عرق کی زیادہ مقدار غذا کے ہضم میں صرف کرنی پڑے تب بھی وہ غدود اپنے صحیح کام سے معذور ہو جائیں گے، اور ہضم میں خرابی شروع ہو جائے گا، اور پرند کو ضعف معدہ کا مرض لاحق ہوگا۔

اعضائے بدنی کی مثال ایک مشین سے منطبق ہو سکتی ہے، اگر مشین بیکار پڑی رہے تو اُس کے پرزے مطلوبہ کام سے قاصر ہو جائیں گے، اور اگر مشین کی قوت سے زیادہ اُس سے کام لینا چاہیں، تب بھی وہ بیکار ہو جائے گی۔ فرض کیجیے ایک ریل کا انجن ۳۰ گاڑیاں کھینچ سکتا ہے، اگر اُس میں سو گاڑیاں جوڑ دی جائیں تو وہ یقیناً کام نہ دے سکیگا +

دوسرے باب میں خوراک کے متعلق یہ ہدایت کی گئی ہے کہ پرندوں کو وہ غذا دینی بہت مناسب اور تندرستی کے لیئے مفید ہے، جو وہ اپنی آزادی کی حالت میں کھاتے ہیں، فارم کے پرندوں کو ہر وقت نرم غذا کھلا کر اُن کے قوت ہضم کو برباد نہ کرنا چاہیئے۔

جب پرند کے اوجھڑے سے غذا سنگدانہ میں پہنچتی ہے تو مختلف اقسام کے چیزوں کو ہضم کرنے کے لیئے مختلف اعضاء کام دیتے ہیں، مثلاً یہ کہ چربی اور روغنی چیزوں کو گردہ سے نکلنے والے عروق ہضم کرتے ہیں۔ بعض چیزوں کو پتہ اپنے عرق سے ایسے شربت کی صورت میں تبدیل کرتا ہے جو خون میں جذب ہونے کے قابل ہو سکے +

گُردہ کثیف مادوں کو خون سے علیحدہ کر کے فُضلے میں داخل کرتا ہے +

اس لیئے نہایت ضروری ہے کہ پرندوں کے لیئے خالص اور عمدہ پانی کافی مقدار میں ہر وقت مہیا رکھا جائے۔ پانی گُردے کو اُس کے افعال بجالانے میں

بہت مدد دیتا ہے، اور گردہ خون کو صاف رکھتا ہے۔ اگر پرند کافی پانی نہ پینگے تو خون خراب ہو جائے گا، اور وہ منونیہ اور زہرباد جیسے امراض کا شکار ہو جائینگے۔ کھانے کے ہضم کرنے میں Girt (سیپ کے نہایت سفید ریزے پرندوں کے کارخانوں سے آٹھ روپے من ملتے ہیں) نہایت مفید چیز ہے اور پرندوں کو مرض ڈائس پیپیا Dyspepsia سے محفوظ رکھتی ہے +

اونڈرا (پوٹہ) بند ہو جانا
Crop Binding

پرند اکثر اس قدر دانہ پوٹے میں بھر لیتے ہیں کہ وہ پوٹے میں پھول کر پھنس جاتا ہے، بعض اوقات چھڑا، ہڈی، یا گھانس کے لمبے لمبے ریشے نگل جاتے ہیں، جس سے پوٹے کا وہ راستہ جو معدے کی طرف ہوتا ہے، بند ہو جاتا ہے، اور وہ گیند کی صورت میں پوٹے کے اندر بھر جاتا ہے، اور پوٹہ اس قدر تن جاتا ہے کہ اس میں غذا نرم نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں پوٹے کی اندرونی غذا میں اُبھار پیدا ہوتا ہے، اور غذا بدبودار زہریلا مادہ بنجاتی ہے، اور پرند قریب قریب ایک شب و روز میں ہلاک ہو جاتا ہے +

اگر کسی قسم کی بدہضمی کا شبہ ہو تو کوئلہ کھلانا چاہیئے۔ ۲۴ گھنٹے تک غذا نہ دی جائے، لیکن پانی برابر دینا چاہیئے اور پانی میں ایسم سالٹ Epsom Salt کے چند ریزے ملا دینے چاہئیں۔ بہتر ہے کہ پانی میں تھوڑا سا پرمنگینٹ آف پوٹاش ملا کر پلایا جائے۔ اور پرند کو پکڑ کر الٹا کر دیا جائے، اور آہستہ آہستہ پوٹے کو دبا کر اور قے کرا کر پوٹہ صاف کر دیں، اگر یہ تدبیر بھی بیکار ہو تو پوٹے کے اوپر سے تھوڑے سے پر نوچکر ڈیڑھ انچ لمبا شگاف دیدو۔

نشتر میں دو شخص درکار ہونگے، ایک شخص پرند کو اپنی گود میں لیکر ایک ہاتھ

سے اُس کے دونوں بازو اور ایک ہاتھ سے اُسکے دونوں پیر مضبوط پکڑے اور نشتر دینے والا جس کے پاس ایک تیز چاقو ایک نہایت چھوٹا چمچہ دانہ نکالنے کیلئے سوئی اور تاگا بھی ہو۔ اور جس کے دونوں ہاتھ کاربولک لوشن سے دُھلے ہوئے ہوں، پہلے اوپری کھال میں ایک سیدھا شگاف دے اور اُس کی لمبائی ایک انچ سے کچھ زیادہ ہونی چاہیئے، اس کے بعد اندر کی جلد میں شگاف دیکر پوٹے سے دانہ نکال لے۔ اور پوٹے کو پرمگنیٹ آف پوٹاش کے ملے ہوئے نیم گرم پانی سے دھو دینا چاہیئے +

پھر کھال کو تانت یا گھوڑے کے بالوں سے سینا چاہیئے، اسکا خیال رہے کہ دونوں کھالیں ایک ساتھ نہ سل جائیں، زخم پر ٹوئیلک یا امبرو کیشن لگاؤ سینے کے لیئے تانت یا گھوڑے کے بالوں کی بجائے ریشم کا ڈورا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

اپریشن کے بعد پرند کو بہت نرم غذا تھوڑی مقدار میں دو، پہلے روز پانی قطعی نہ دینا چاہیئے، اور کم از کم دو ہفتہ تک بہت نرم غذا دینی چاہیئے۔

نرم پوٹا اکثر مرغی کا پوٹا ایسا ہوتا ہے کہ اُس کے اندر پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے، اور دبانے سے بدبودار پانی خارج ہوتا ہے، اور اسکی وجہ کھانے کی بے احتیاطی ہے، سوء ہضم، یا راستہ کے بند ہو جانے سے یہ حالت پیدا ہوتی ہے +

گرٹ Grit کوئلہ دینا چاہیئے اور ایک چھوٹا چمچہ بھر میگنیشیا دو۔ اگر مریض کی حالت خراب ہو تو ٹانک مکسچر ایک مرتبہ دو۔ غذا بہت تھوڑی دینی چاہیئے، غذا میں حسب ذیل اشیاء ہوں جو دو روز تک دینی چاہیئے :۔

کوئلہ (۱ تولہ) کالا نمک (۱ تولہ) چنے کا آٹا (۲ تولہ)۔ اگر سردی کا زمانہ ہو، تو تھوڑا سا لہسن بھی اس غذا میں شامل کر دینا چاہیئے +

ہیضہ

یہ مرض مختلف وجوہ سے پیدا ہوتا ہے، اور اکثر ہیضہ پھیلنے کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا، عموماً غلاظت، سبزی نہ ملنے، دھوپ میں پھرنے، گرم اور خراب پانی پینے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے، اور کچھ شبہ نہیں کہ یہ مرض سخت متعدی ہے۔

آنتوں کے نظامِ ہضم کا بگڑ جانا اور اُن کا ڈھیلا پڑ جانا ہیضہ کی ابتدا ہے،

علامات یہ ہیں کہ اشتہا کم ہو جاتی ہے، آنکھیں کسی قدر گھس جاتی ہیں اور اُن کی چمک جاتی رہتی ہے، پر بھول جاتے ہیں، پرند پانی بہت پیتا ہے، دست آتے ہیں، بیٹ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ بیٹ میں پہلے کسی قدر چپچپاہٹ ہوتی ہے، لیکن بعد میں سفید اور جھاگ دار بیٹ گرنے لگتی ہے۔ بعض اوقات اُس میں خون کی پھٹکیاں بھی ہوتی ہیں، پرند پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور اُسے حرکت کرنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ آخری حالت تشنج اعضاء اور بعدہٗ موت واقع ہوتی ہے۔

حقیقتاً یہ مرض لاعلاج ہے، کیونکہ بیماری اس قدر سرعت سے پھیلتی ہے، اور پرند کی آنتوں میں اثر اس قدر تیز ہو جاتا ہے کہ علاج کا موقع نہیں ملتا، اور علامات ظاہر ہونے سے بارہ گھنٹے کے اندر جانور ہلاک ہو جاتا ہے، اور کبھی زیادہ دیر تک بھی زندہ رہتا ہے،

جسمانی طبی معائنہ سے معلوم ہوا کہ جگر میں بھی ورم پیدا ہو جاتا ہے، اور سیاہ خون آمیز سجا ہوا معلوم ہوتا ہے، اگر مرغیوں کو صاف اور کشادہ جگہ پر رکھا جائے تو بیماری پھیلنے کا کم اندیشہ ہے، اگر کوئی مرغی بیمار ہو تو بقیہ مرغیوں کو وہاں سے کسی دوسری جگہ پر منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور پرندوں کے پینے والے پانی میں کافور ملا دینا چاہیئے، اور ڈربوں میں خشک چونا یا فینائل چھڑکنا چاہیئے

جب بیماری پہلے پہل کسی پرند میں معلوم ہو تو پہلے ایک چھوٹے چمچہ میں پانی لیکر ایک قطرہ "وراٹ رم ایلم Veratrum Album اور نصف گھنٹے کے بعد آرسنکم آیوڈائڈ Arsenicum Iod تھوڑے سے پانی میں ایک قطرہ دو۔ اور یکے بعد دیگرے چار پانچ خوراک پلاؤ۔

اگر یہ دوائیں نہ ملیں تو روغن زیتون ایک چھوٹا چمچہ اور تین قطرے ٹنکچر آف کیمفر Tincture of Campher ہر دو گھنٹہ کے بعد دینا چاہیئے۔

ضیق النفس

اس کا علاج یہ ہے کہ ایک حصہ مٹی کے تیل کو پانچ حصہ خالص پانی میں ملا دو، اور دونوں کو اس قدر بلوؤ کہ جھاگ اٹھنے لگیں، اس جھاگ کو علیحدہ رکھو اور اس میں کچھ گیہوں بھگو کر (تین روز گیہوں بھیگنے چاہیئیں) سایہ میں خشک کراؤ، اور یہی گیہوں غذا کے ساتھ روزانہ کھانے کے لیے دو۔

چیچک

چیچک اور خناق کی علامات یکساں ہیں، یعنی زکام و اضمحلال۔ اس مرض کی علت خراب اور گندی غذا ہے۔

چہرے اور بازوؤں کے نیچے دانے دانے نظر آنا، ان دانوں کے وسط میں ایک نوک ہوتی ہے۔ اور ان دانوں میں دوسرے یا تیسرے روز پانی جیسا رقیق مادہ بھر جاتا ہے، شدتِ مرض میں دانے ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور آنکھ اور منہ اس مرض سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں +

پرند دیکھ نہیں سکتا، اور پھر اس قدر خرابی واقع ہوتی ہے کہ چل نہیں سکتا، مرض کے

معمولی نکلے میں دو تین روز کے بعد دانے خشک ہو کر گر جاتے ہیں اور بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ بیمار پرند کو دوسرے پرندوں سے الگ رکھو، اس لیئے کہ چیچک کا مرض اُڑ کر لگتا ہے، رہنے کی جگہ خشک سرد اور ہوادار ہونی چاہیئے۔

چوتھائی چائے کے چمچے سے لیکر ایک تک میگنیشیا دو۔ اور اس میں دو قطرے ٹنچر آف ایکونائٹ ملا دو۔ پکے ہوئے چانول یا روٹی بہر حال نرم غذا دو اور چانولوں میں کٹی ہوئی پیاز یا سونٹھ ملا دو۔

جہاں جہاں دانے ہوں اُن مقامات پر گری کا تیل لگاؤ اور کوئلے کا سفوف بھی چھڑکو۔ جس وقت تک کہ مرض کا زور رہے اُس وقت تک ایک کالی مرچ اور ماشہ بھر گندھک کا سفوف دیتے رہو۔ (یہ دونوں چیزیں تین روز تک دینی کافی ہیں)

۶۔ انڈے کا پھنس جانا۔

Egg-Binding.

انڈا مرغی کے تین وجوہ سے پھنس جاتا ہے:۔

(۱) کبھی کبھی مرغی کے پیٹ میں دوہرا انڈا بنجاتا ہے اور اُس کی جسامت اس قدر بڑی ہوتی ہے کہ وہ نکل نہیں سکتا۔

(۲) کبھی مرغی نئی انڈا دینے والی ہوتی ہے جس کے انڈا دینے کا مقام تنگ ہوتا ہے۔

(۳) انڈا اکثر ٹوٹ بھی جاتا ہے جس کی وجہ سے بمشکل نکل سکتا ہے۔

بڑی عمر والے پرندوں میں اس وجہ سے یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے کہ اُن کے Ovary میں بڑے بڑے انڈے بننے لگتے ہیں۔ علامت یہ ہوتی ہے کہ مرغی بار بار

ڈربے میں آتی اور جاتی ہے، اس کی ظاہری تکلیف سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ انڈا دینے کی کوشش کرتی ہے، لیکن انڈا نکل نہیں سکتا، اگر اس کی تکلیف رفع نہ ہوگئی یا رفع نہ کی گئی تو مرغی ایک دو روز میں مرجائے گی۔

تدبیر یہ ہے کہ ایک پر کو تلی کے تیل میں خوب تر کر کے انڈا نکلنے کے مقام میں ڈالو۔ اگر انڈا پڑا ہے تو تیل کی مدد سے باہر نکل آئے گا اور اگر Oviduct میں انڈا ٹوٹ گیا ہے تو آلائش خارج ہو جائے گی، اور نہایت ہوشیاری کیساتھ انڈے کے چھلکے اُنگلی یا پر کی مدد سے نکال لینے چاہیئں۔

اس کے بعد پرند کو ایک چھوٹا چمچہ بھر کے ارنڈی کا تیل Castor Oil پلا دینا چاہیئے۔

اگر ارنڈی کا تیل نہ ہو تو میگنیشیا ایک چمچہ بھر کر دو اور اُس میں ایک قطرہ اکیو نائٹ بھی شامل کر دینا چاہیئے۔ اور پرند کو علٰحدہ کسی ڈربے میں رکھنا چاہیئے تاکہ سکون سے رہ سکے۔

اگر تیل بھی کارآمد نہ ہو تو پرند کے اُس مقام پر بھپارا دینا چاہیئے، اور تلی کے تیل میں پر تر کر کے انڈا نکلنے کے اندرونی مقام میں ڈالنا چاہیئے، اور پرند کو اُس کی حالت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

نرم چھلکے کا انڈا

Soft Shelled Egg.

انڈے کے چھلکے کے نرم ہونے کے تین وجوہ ہیں:-

(۱) جب پرند کو کھانے کیلیئے ایسی چیزیں نہیں ملتیں جو انڈے کا چھلکا بناتی ہیں یہ چیزیں چونہ۔ سنگریزے۔ ہڈی۔ سیپ کے ریزے ہیں۔ یہ پرند کو کھانے

کے لیئے ضرور ملنی چاہیئیں ۔

(۲) دفعتاً پرند پر سخت خوف طاری ہو جانا۔ اس لیئے فارم میں نگہداشت رکھنی چاہیئے کہ کوئی سانپ۔ بلی۔ کتا نہ آئے، یا کوئی ایسی وجہ نہ ہو کہ وہ ڈر جائیں بلکہ انہیں کامل سکون حاصل ہونا چاہیئے۔

(۳) پرندوں کی صحت کا خراب ہونا۔ اسکا علاج یہی ہو سکتا ہے کہ پرندوں کی صحت اچھی رکھی جائے۔

اکثر جوؤں کی زیادتی کی وجہ سے بھی پرند کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ انڈے پوری طرح بننے نہیں پاتے۔

اسکا بہترین علاج یہ ہے کہ پرند کو ہڈی کا سفوف آٹے میں شامل کر کے دیا جائے۔

عارضۂ سل

Tuber culosis:-

سیپ لگ جانا، یہ پرندوں کا عارضہ سل ہے۔ اس مرض میں اندرونی اعضا پر اثر ہوتا ہے، پرند کے پھیپھڑوں پر دانے نکل آتے ہیں اور ان کا رنگ زرد ہوتا ہے، اصل میں وہ پیپ ہوتی ہے، جب ایسے مریضوں کے پھیپھڑے اور دل کا طبی معائنہ کیا گیا ہے، تو بعض اوقات یہ دونوں چیزیں اس قدر متاثر پائی گئی ہیں کہ ان کا رنگ زردگی مائل سفید دیکھا گیا ہے۔

یہ عارضہ مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے، البتہ ابتدائی زمانہ میں قابل توجہ ہے۔ اگر عمدہ اور تندرست پرندوں سے بچے حاصل کیئے جائیں گے تو وہ بالعموم اس عارضہ سے محفوظ رہتے ہیں، اور اگر پرندوں کو پانی اور عمدہ تازہ ہوا میسر

رہے گی تو انہیں اس قسم کی شکایات نہ ہوں گی۔

اسکا علاج مریض کو صاف ہوا اور تازہ اور خالص پانی کا بہم پہنچانا ہے۔ علاوہ اس کے پرند کو ہر روز صبح کو چوتھائی چمچہ مچھلی کا تیل (Cod Liver Oil) دینا چاہیئے، اور چارہ حسب ذیل چیزوں سے تیار کر کے کھلانا چاہیئے:۔
انڈے کی زردی (ایک حصہ)، گھی (ایک حصہ)، مصری (۱/۲ حصہ) آٹا گیہوں (۳ حصہ) ان سب کو ملا کر گولیاں بنا لو اور کھلاؤ +

زہرباد

یہ مرض سل کی دوسری قسم ہے، سل میں پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں، اور زہرباد میں سارا جسم پھوٹ جاتا ہے، ہر جوڑ پر پھنسیاں اور تمام کھال پر دانے نکل آتے ہیں، اس مرض میں پرند کو پہلے دو تین جلاب دینے چاہئیں، جلاب میں اپسم سالٹ Epsum Salt یا "سلفیٹ آف سوڈا" کھلانا چاہیئے۔

اور جلاب کے بعد پرند کو بالکل آزاد چھوڑ دینا چاہیئے اور غذا بہت کم اور بہت نرم دینی چاہیئے۔ اور پرند کے جسم پر جو پھوڑے ہوں انہیں کاربولک ایسڈ کے سلوشن سے دھونا چاہیئے۔ اگر کاربولک ایسڈ نہ ہو تو "پرمیگنیٹ آف پوٹاش" کے سلوشن سے دھونا چاہیئے اور ہر حالت میں پانی نیم گرم ہونا چاہیئے۔ اور زخم کو دھو کر کاربولک وسلین یا بورک ایسڈ کا مرہم لگا دینا چاہیئے، اگر زخم پرانے ہو گئے ہوں تو آئڈوفارم کا مرہم استعمال کرنا چاہیئے +

بازو اور پر کا زخم

یہ پھوڑا بازو کے جوڑ کے اوپر یا نیچے ظاہر ہوتا ہے کبھی یہ پھوڑا اوپر سے سخت ہو جاتا ہے، اور اچھا نہیں ہوتا آیوڈائڈ آف پوٹاسیم Iodide of Potassium کو اس آماس پر لگانا چاہیئے، یہ مرہم دن میں دو مرتبہ ملنا چاہیئے، اور پرند کو جلاب وغیرہ یا کوئی دوا ایسی دینی چاہیئے

جس سے اندرونی تنقیہ ہوجائے۔ اگر پھوڑا جلدی نہ پھٹے تو اُس پر السی کی گرم پولٹس لگانی چاہیئے۔ تاکہ سب مواد خارج ہوجائے۔ جب سب مواد خارج ہو کر صاف ہوجائے تو پھوڑے کو کاربولک لوشن سے بذریعہ پچکاری دھونا چاہیئے اور نرم روئی پر آئیڈو فارم چھڑک کر زخم پر باندھ دینا چاہیئے۔

پرونکا گرنا جب پروں کے اندر جوئیں بڑھ جاتی ہیں تو وہ پروں کی جڑ کو کھا جاتی ہیں اور پر گرنے شروع ہوجاتے ہیں، ایسی حالت میں پرند کے مُنہ اور سر کو بچا کر اُس کے تمام پروں میں گندھک سُلگا کر دھونی دینی چاہیئے۔ گندھک کا دھواں تمام کیڑوں کو ہلاک کر دیگا۔ علاوہ اس کے تمباکو کا سفوف اور گندھک کا سفوف پرند کے پروں میں چھڑکنا چاہیئے اور دڑبوں کے اندر بھی گندھک سُلگا دینی چاہیئے۔

فالج مفلوج پرند کو آٹے میں تھوڑی سی مُسلّم کلونجی ملا کر کھلانی چاہیئے جو بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

گریز (سالانہ پروں کا گرنا اور نئے پر پیدا ہونا) گریز میں جانوروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پرند کو گیہوں اور چینی کے آٹے میں ہڈی کا سفوف ملا کر دینا چاہیئے۔ کبھی آٹے میں تھوڑی سی پسی ہوئی السی ملا دو اور گولیاں بنا کر کھلاؤ۔

دماغی سوجن یہ مرض لاعلاج ہے، اس کی علامات یہ ہیں کہ پرند لڑکھڑانے لگتا ہے، وجوہات یہ ہیں کہ پرند جب اچھی طرح چل پھر نہ سکے اور ایک دڑبے میں بند رہے تو یہ مرض ہوجاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ پرند کو قیمہ اور فاسفیٹ آف لائم ایک ہفتہ تک روزانہ کھلانا چاہیئے۔ پیر پر امبروکیشن لگانا چاہیئے۔

کیس کا سفید یا سیاہ ہوجانا یہ مرض کیڑوں اور جوؤں سے پیدا ہوتا ہے

اور نہایت سریع الاثر متعدی مرض ہے، بعض پرندوں کے کیس ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا ان میں خون ہی نہیں ہے، بڑے کیس والی نسلوں میں یہ مرض عموماً پایا جاتا ہے مثلاً مینارکا (Minorca)۔

علاج یہ ہے کہ روئی میں تارپین کا تیل لیکر کیس کو بالکل تر کردو، اس کے بعد کاربولک کے مرہم کو کیس پر اچھی طرح ملو۔ پرند کو وقتاً فوقتاً کونین دینی چاہیئے۔ مچھلی کا تیل بھی بہت مفید ہے، یہ عارضہ گندگی سے پیدا ہوتا ہے۔

پیر کا ورم یا بمبل فٹ

پیر کی کھال کے اندر ایک غدود سا پیدا ہو کر اس میں سختی آجاتی ہے، اور بہت جلد اس میں نہایت خراب مواد آجاتا ہے۔

مواد آنے سے پہلے اُسپر لیونر کاسٹک چھڑک دو۔ اور اگر پیر کی حالت خراب ہو تو السی کی پولٹس لگا دو۔ اور پک جانے کے بعد اُسمیں شگاف دینا چاہیئے، کاربولک لوشن یا نیم کے پانی سے دہو دیا کرو اور معمولی مرہم لگا کر پٹی باندھ دو، اور کبھی کبھی آیڈوفارم بھی زخم پر چھڑک دینا چاہیئے۔ پرند کے نیچے نرم گھانس بچھا دو +

پرندوں کے پنجے اکثر کمزور اور خراب ہو جاتے ہیں اس کے دو سبب ہیں۔ اوّل تو پیر کی کھال میں کیڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کبھی زہرباد یا آتشک کے مادے سے ان کے اندر زخم ہو جاتے ہیں، پرندوں کے پیروں پر یہ نشان اسطرح نظر آئینگے جس طرح مچھلی کے جسم پر ہوتے ہیں، جب مرغی جوان ہوتی ہے اور پیروں کو کوئی عارضہ نہیں ہوتا تو پیر کے یہ نشان نہایت چکنے، چمکدار اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے نظر آتے ہیں، اور جب مرغی بڈھی ہو جاتی ہے تو وہ نشان

یا خون جیسے معلوم ہوتے ہیں، پرند جب کوڑا وغیرہ اپنے پیروں سے کریدتے ہیں، تو ان کے پیر کے پنجے کھردرے ہوکر پھیل جاتے ہیں، اس لئے جمع شدہ کوڑے میں پوٹاشیم بھی پیدا ہوجاتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ پرند کے پیر کو گرم پانی سے بذریعہ ایک برش کے رگڑ کر دھوؤ اور جس قدر میل اور کثافت ہے اُسے صاف کر دو۔ لیکن یہ صفائی اس طرح ہونی چاہیئے کہ پرند کے پیر سے خون نہ نکلے۔ اس کے بعد پیر کو تلو پین سے تر کر دو اور مرہم جس میں سفوف گندھک شامل ہو پیر پر لگا کر پٹی باندھ دو۔

دیسی تدبیر یہ ہے کہ پرند کے پیر خوب صاف کر کے اُسپر ماش کے آٹے کا مرہم جسمیں سفوف گندھک شامل ہو خوب اچھی طرح لیپ کرو اور پٹی باندھ دو۔

تشخیص یہ مرض پرندوں کو سردیا نرم جگہیں بیٹھنے سے پیدا ہوتا ہے، اور پرند **علاج** اکڑنے لگتا ہے، نیم کی پتیوں کو پانی میں جوش دو اور اس میں تھوڑا سا نمک بھی شامل کر دو، پرند کو اسی نیم گرم پانی میں پانچ منٹ تک کھڑا رکھو۔ گرم اور مقوی غذا دینی چاہیئے، چاول بالکل نہ دینے چاہئیں پرند کو گرم اور خشک جگہ پر رکھنا چاہیئے۔

انڈا کھانا

بہت سے پرندوں کو انڈا کھانے کی عادت ہوجاتی ہے، اس خراب عادت کو مٹانے کی یہ تدبیر ہے کہ کسی انڈے کے اندر کا مادّہ صاف کر کے اُس میں فینائل بھر دو، جب مرغی اُسے کھائیگی تو بدمزہ اور بدبودار ہونیکی وجہ سے دوسرے انڈوں کو ایسا ہی سمجھیگی اور اُنہیں خراب نہ کرے گی +

پر کھانا بعض پرند پر کھانے کے عادی ہوجاتے ہیں، اگر اُنہیں پڑے ہوئے پر نہیں ملتے تو نزدیک کے پرندوں کے پر نوچ نوچکر کھاتے ہیں اسکی تدبیر یہ ہے کہ اُس پرند کو دوسرے پرندوں سے عرصہ تک علیحدہ رکھنا چاہیئے +

آخری ہدایت

جو ہندوستانی بھائی اس رسالہ کو دیکھکر پرندوں کی تجارت کرنی چاہیں اُن کو لازم ہے کہ اس رسالہ کو تین چار مرتبہ خوب غور کرکے پڑھیں، اور تین باتوں کا سب سے زیادہ خیال رکھیں ایک صاف ہوا دار جگہ ہونی ضروری ہے، دوسرے غذا کا اہتمام لازمی ہے، تیسرے امراض متعدی سے بچانا اور فوری علاج ضروری ہے، آخری وجہ زیادہ تر پہلی وجوہات پر منحصر ہے اور اسی سے دیسی تاجر ناکام ہوتے ہیں، اچھی طرح غور کرکے پڑھا گیا تو شکایات پیدا نہ ہونگی اور تجارت میں پوری کامیابی ہوگی +

حسن نظامی